YISU AUR ISA

(Jesus Or Isa)

The Late Maulavi Sultan Muhammad Khan Paul

1930
Urdu
August.17.2006
www.muhammadanism.org

The Late Rev.Maulavi Sultan Muhammad Khan Paul
Arabic Professor, Forman Christian College Lahore

یسوع اورعیسیٰ

فہرستِ مضامین

وجہ تصنیف

اس رسالے کے لکھنے کی غرض بجز اس کے اورکچھ نہیں کہ اس خیال خام کی جس کا موجودمرزاغلام احمد صاحب قادیانی غفر اللہ ذنوبہ کا دماغ جدّت آفرین ہے اصلاح ہوجائے کہ یسوع اورعیسیٰ دوعلیحدٰ اورسراسر جُداگانہ اشخاص تھے اوریسوع کو جن کا ذکرقرآن مجید میں مطلق نہیں ہے جس قدربھی گالیاں دی جائیں وہ سب شیرمادرکی طرح حلال ہیں اورمسلمانوں کواس سے مطلق اورمسلمانوں کواس سے مطلق متاثرنہیں ہونا چاہیے ۔ چنانچہ ہمارے منجئی کودل کھول کرگالیاں دینے کے بعدآپ لکھتے ہیں کہ " اورمسلمانوں کو واضح رہے کہ خداوند تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبرنہیں دی کہ وہ کون تھا"؟(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ کا حاشیہ) خیراگرہم کچھ دیرکیلئے یہ فرض بھی کرلیں کہ یسوع اورعیسیٰ دوجداگانہ اشخاص تھے اورقرآن اس سے بالکل بے خبرہے تب بھی یہ جان کرکہ یسوع وہ عظیم الشان شخص ہیں جن کی عزت اورتعظیم کے لئے نسلِ انسانی کے ساٹھ کروڑ افراد اوردنیا کے سب سے بڑے بڑے بادشاہ سربسجود ہوجاتے ہیں اوردنیا کا سب سے بڑا حصہ ان کوفوق البشرتسلیم کرتا ہے ، پھر بھی اُن کواس قدرگندی گالیاں دینا پرلے درجے کی بدتمیزی اوربیحد دریدہ دہنی ہے۔اگرمرزا جی کی اس تاویل رکیک پر عمل کیا جائے کہ جس شخص کا نام قرآن میں نہ ہواُس کو جس قدرگالیاں دینی چاہتے دیدوتودنیا سے امان اٹھ جائے گا اورایک قادیانی خدا کوبھی خدا کے نام سے یاپرمیشورکے نام سے یا گاڈ کے نام سے پیٹ بھرکرگالیاں دینے لگے گا اورمرزا جی کی اس مقصط کو بھوردلیل پیش کرے گا کہ خدا،پرمیشور،گاڈ کے الفاظ قرآن مجید میں نہیں آئے ہیں۔ لہذا خدا کوگالیاں دینے میں کوئی ہرج اورقباحت نہیں ہے اوراسی طرح وہ غیرمسلم شخص کی مذہبی کتاب میں اللہ کا لفظ نہیں آیا وہ اللہ کو بد سے گالیاں دینے لگے اوردلیل یہی پیش کرے گا کہ میں اللہ کو جانتا ہی نہیں کہ وہ کیا ہے کیونکہ میری مذہبی کتاب اس نام سے بالکل ناواقف ہے۔

مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلواتہ السلام کو یسوع کے نام سے جوگالیاں دی ہیں اُس کے متعلق یہ عذرپیش کرتے ہیں کہ :

"بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اوراُس کے چال چلن سے کچھ عذر نہ تھی۔ اُنہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال اُن پر ظاہر کریں۔ پس اسی طرح اس مُرداراور خبیث فرقہ نے جومُردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبورکردیا کہ ہم بھی اُن کے یسوع کے کسی قدرحالات لکھیں" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹۰۸ کا حاشیہ)۔

اگرکسی عیسائی نے آنحضرت کو بقول مرزا جی اسی طرح کی گالیاں دی ہیں جس طرح کہ مرزا صاحب نے ہمارے منجئی کو دی ہیں تو بہُت بُرا کیا اورانجیل جلیل کے برخلاف احکام کے کام کیا جس کا تصفیہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ عیسائیوں اورقادیانیوں کے سربرآوردہ اشخاص کا ایک مُشترکہ اورعام جلسہ کسی مشہورمقام میں کیا جائے اوراس جلسہ میں تمام عیسائیوں کی طرف سے یہ اعلان کیا جائے کہ" ہم عیسائی جماعت اُن تمام عیسائی مصنفوں سے جنہوں نے آنحضرت کوگالیاں دی ہیں یا اُن کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کئے ہوں اپنی بریّت کااظہارکرتے ہیں اوراُن پر ملامت کا ووٹ پاس کرتے ہیں"۔اسی طرح قادیانی جماعت کی طرف سے اعلان کیا جائے کہ ہم قادیانی جماعت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے جنہوں نے حضوریسوع کوگالیاں دی ہیں اوراُن کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کئے ہیں اپنی بریت کااظہارکرتے ہیں اوراُن پر ملامت کاووٹ پاس کرتے ہیں" کیا قادیانی احباب میں اتنی جرات ہے کہ وہ دیانت اورصداقت کے لئے اورآئندہ مغلظات کے سدِباب کرنے کے لئے ہماری اور اس آوازپر لبیک کہیں۔

(سلطان)

یسوع اور عیسیٰ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وجود جہاں مسلمانوں کے لئے باعثِ تشتت وافتراق ثابت ہوا جس نے بہ یک جنبش قلم دنیا کے چالیس کروڑمسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کردیا وہاں عیسائیوں اورمسلمانوں میں بھی تفرقہ اندازی اور منافرت انگیزی میں بے حد ملال انگیزاوردرد افزا ثابت ہوا۔

جب سے آپ نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اورالوہیت کا جامہ پہنا تب سے آپ ہمہ تن اس طرف متوجہ ہوئے کہ کسی نہ کسی طرح یا جیسا بھی ممکن ہو اس برگزیدہ ہستی کی مخالفت کرے جن کی عزت اوراحترام میں عیسائی اورمسلمان دونوں برابر کے شریک ہیں اورجن کی تعریف اورتوصیف میں انجیل اورقرآن دونوں رطب اللسان ہیں اورجن کی دوبارہ آمد پر دونوں فریق کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔

کسی امر یا مسئلہ کی مخالفت کرنا بشرطیکہ وہ مخالفت نیک نیتی دیانتداری اور صداقت پروری اورتہذیب پرمبنی ہوتو معیوب نہیں بلکہ سراسر مستحسن اورپسندیدہ امر ہے لیکن اگرکسی امر کی مخالفت محض نفس پروری،خودنوازی اورباطل پژوہی کی فرض سے کی جائے توبے حد معیوب اورپرلے درجے کی بے حیائی ہے۔ مرزا صاحب نے مسیح کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زورلگایا تواس لئے نہیں کہ کسی امر کی صداقت کا اظہارکریں بلکہ محض اس لئے کہ خود بدولت مسیح بن بیٹھیں اورنقلی ہوکر اصلی اورحقیقی مسیحا کی جگہ لے لیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی اس مخالفت کا اظہاردوطرح سے کیا ہے:

اوّل : یہ کہ یسوع اور عیسیٰ دوجداگانہ اشخاص ہیں اوریسوع کا ذکر قرآن میں نہیں ۔ چنانچہ آپ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۹ کے حاشیہ میں ہمارے منجئی کو بہت سی گالیاں دینے کے بعد لکھتے ہیں کہ: اورمسلمانوں کو واضح رہے کہ خدائے تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبرنہیں دی کہ وہ کون تھا۔اورحضرت موسیٰ کا نام ڈاکواوربٹمار کہا"(لعنت اللہ علی

کاذبین۔سلطان) اورآنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکارکیا اورکہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئینگے ، پس ہم ناپاک خیال اورمتکبر اورراستبازوں کے دشمن کوایک بھلامانس آدمی بھی قرارنہیں دے سکتے ہیں۔چہ جائیکہ اُس کونبی قراردیں"۔

دوم: یہ کہ مسلمانوں کو حضور مسیح سے برگشتہ کرنے اوراُس کو امر کا یقین دلانے کی غرض سے کہ یسوع اور عیسیٰ دوجداگانہ شخص تھے اوریسوع ہمارے نبی اورپیغمبرنہیں تھے ، جس قدرمرزا صاحب سے ہوسکا اُسی قدرآپ کو فحش سے فحش گالیاں دیں۔

ہم مرزا صاحب کی اِن ہی دوباتوں پر بحث کرکے یہ ثابت کریں گے کہ:

۱۔ یسوع اورعیسیٰ ایک ہی شخص کے دومختلف نام ہیں(۲) خودمرزا صاحب کے نزدیک یسوع ایک اوربرگزیدہ شخص اورنبی تھے۔(۳) کسی شخص کوبھی خواہ وہ نبی ہو یا نہ ہوگالیاں دینا پرلے درجے کی بدتہذیبی اورسفلہ پن ہے اوربقول مرزا صاحب کسی نبی کوگالی دینا کُفر ہے۔

۱۔ یسوع اورعیسیٰ ایک شخص کے دومختلف نام ہیں:

اس امر کوکہ یسوع اورعیسیٰ ایک شخص کے دومختلف نام ہیں ہم تین طرح سے ثابت کریں گے۔ اول مفسرین قرآن کے اقوال سے دوم مرزا صاحب کے مُریدوں کے اقوال سے ۔ سوم مرزا صاحب کے اقوال سے ۔

مفسرین کے اقوال: امام فخرالدین رازی اس آیت کی تفسیر میں کہ اذقالت الملائکتہ یامریمہ ان اللہ یبشرک بکلمتہ منہ اسمہ المسیح بن مریمہ الخ لکھتے ہیں کہ عیسیٰ اصلہ یشوع کما قالوافی موسیٰ اصلہ موشیٰ امیشا یالعبرانیہ یعنی عیسیٰ کی اصل یشوع ہے جس طرح کہ عبرانی میں موسیٰ کی اصل موشیٰ یا میشا ہے" (تفسیرکبیرجلد دوم صفحہ ۴۴۸)۔

اسی آیت مافوق کی تفسیرمیں صاحب تفسیربیضاوی لکھتے ہیں کہ" وعیسیٰ معرب الیشوع یعنی" عیسیٰ یشوع کا معرب ہے" پھر اسی عبارت کے آگے لکھتے ہیں کہ ومن العیس وھو بیاض یعلوہ حمرتہ تکلف طائل تحتہ یعنی جوشخص یہ کہتا ہے کہ عیسیٰ

عیس سے مشتق ہے جس کے معنی اُس سفیدی کے ہیں جس پر سُرخی غالب ہو، بیفائدہ تکلف ہے" (تفسیر بیضاوی جلد دوئم صفحہ ۹)۔

صاحب تفسیر خازن اسی آیت بالا کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ واصل عیسیٰ الیشوع کماقلواموسیٰ واصله موشیٰ ومیشا " عیسیٰ دراصل یشوع ہے جس طرح کہ موسیٰ دراصل موشیٰ یا میشا ہے"(تفسیر خازن جلد سوئم صفحہ ۴۹۶ تحت بیضاوی)

اسی آیت کی تفسیر میں علامہ نظام الدین الحسن بن محمد حسین القمی النیشاپوری اپنی تفسیر غرائب القرآن درغائب الفرقان میں لکھتے ہیں کہ " وکذالك عیسیٰ معرف الیشوع اما احتمال اشتقاق عیسیٰ من العیس البیاض الذی تعلوه حمرته فبعید یعنی" اسی طرح عیسیٰ یشوع کا معرب ہےاورعیسیٰ کا عیس سے مشتق ہونے کا احتمال جس کے معنی اُس سفیدی کے ہیں جس پر سُرخی غالب ہو بہت دوُر کا احتمال ہے"۔ (تفسیر نیشاپوری جلد سوئم صفحہ ۱۹۳ برحاشیہ تفسیر طبری) میری دانست میں مفسرین قرآن رحمتہ اللہ علہیم کے یہ چنداقوال ایك دیانت دار شخص کی تسلی کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔

آہ: تہید ستانِ قسمت راچہ سودا ازرہبر کامل

کہ خضر ازآب حیوان تشندے مے آزد سکندرا

صفحات بالا میں ہم نے قرآن کے مفسرین کے اقوال سے یہ ثابت کردیا کہ یسوع اورعیسیٰ درحقیقت ایك ہی شخص کے دومختلف نام ہیں۔ اب ہم یہ بات ثابت کریں گے کہ مرزا صاحب کے مُریدوں نے بھی مرزا صاحب کے اس اختراع کو ایجاد بندہ سے زیادہ وقعت نہیں دی اورعلم الرغم مرزا **یسوع اورعیسیٰ** کوایك ہی شخص کے دومختلف نام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مرزا جی کے چند چیلوں کے اقوال ازقرارذیل ہیں:

مرزا جی کے مُریدوں کے نزدیك بھی یسوع اورعیسیٰ ایك ہی شخص کے نام ہیں: قادیانی اخباربدر کے ایڈیٹر کی جلد ۱۱ ونمبر ۱۱ کے صفحہ ۴ میں خدائے قادیان کی اصلاح بدیں الفاظ کرتا ہے کہ:

" علاوہ ازیں لفظ عیسیٰ بھی درست نہیں بلکہ صحیح لفظ یشوع ہے جیساکہ یشوع بن نون ، اوراس کے معنی ہیں۔ نجات یافتہ[1]"۔

مصنف " صداقت مریمہ" جوایک نہایت کٹر قادیانی ہے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں کہ" یہ ظاہر ہے کہ مریم اور مسیح عیسیٰ کے ناموں، ذاتوں اورکارناموں اوراخلاقی زندگیوں کے ساتھ اپنے اپنے طرزپر تین قوموں ،یہودی ،مسیحی اورمسلمانوں کا گہرا تعلق ہے۔ ان سب میں یہودی بعض ذاتی عداوتوں کی وجوہات سے ان کے سخت دشمن ہیں اوران کی شان میں نہایت خطرناک مزیل شاں عقیدے پیش کرتے ہیں۔۔۔لیکن مسیحی صاحبان ان کے متعلق جس قسم کے متفرق خیالات پیش کرتے ہیں اُن کی نہ کوئی تفسیرہی کی جاتی اورنہ ہی معاندوں کے نزدیک وہ مسقوط الاعتبارشمارہوتی ہیں۔۔۔۔ اورتیسری قوم مسلمان مسیح عیسیٰ کوخدا کا ایک برگزیدہ رسول مانتی ہے۔۔۔۔۔مریم اوریسوع مسیح کے متعلق جتنے مختلف خیالات اوپر لکھے ہیں اُن میں تینوں قوموں کے تینوں مختلف عقیدے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ ان میں سے یہوید تواُن کو اصل مرکزِ ثقل سے نیچے کی طرف لے جانا چاہتاہیں اورمسیحی لوگ بلندی کے ایک ناممکن الفتح دروازے میں لے جانے کے درپے ہیں۔ مگر کُنتم امتہ وسطاً کی مصداق مسلمان قوم اُس کی معرفت اورعزت کے حقیقی اوراصل مرکزِ ثقل سے متجاوزنہیں ہوتے" (صداقت مریمہ صفحہ ۲، صفحہ ۴)۔دیکھئے کس طرح ایک شخص کوکبھی عیسیٰ اورکبھی یسوع لکھتے ہیں۔

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ: " دراصل بات یہ ہے کہ یسوع مسیح کوئی کتاب نہ لایا تھا بلکہ وہ صرف ایک انجیل یعنی ایک بشارت حضرت محمد کی تشریف آوری کی لایا تھا۔ جس کوقرآن میں ومبشر رسول یاتی من بعدی اسمک اعمد سے ظاہر

---

[1] ایڈیٹر بدرعبرانی نہیں جانتے ہیں۔ اس لئے وہ لفظ یشوع کو صحیح لفظ سمجھتے ہیں حالانکہ صحیح یہوشع ہے جس کے معنی ہیں خداوند نجات دینے والا۔ یہوشع جو عبرانی ہے یونانی میں یشوع ہوگیا اورعربی میں عیسیٰ اورانگریزی میں جیسس ۔(سلطان)

کیا ہے" (صفحہ ۳۶) قرآن کی آیت بالا کو یسوع نے نہیں بلکہ بقول قرآن کے عیسیٰ نے کہا ہے۔ لہذا مصنف " صداقت مریمہ" کے نزدیک یسوع اورعیسیٰ ایک شخص کے دومختلف نام ہیں۔

گرو اورچیلے میں اختلاف: مصنف " صداقت مریمہ" نہ صرف مرزا جی کے اس قول کی تردید کرتا ہے کہ یسوع اورعیسیٰ ایک نہیں ہے بلکہ اُن کے اس قول کی بھی تردید کرتا ہے کہ یسوع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا"۔(دیکھو صفحات بالا میں)۔ الوہیت پناہ تویہ فرمارہے ہیں کہ حضرت مسیح نے حضرت محمد کے وجود سے انکارکیا لیکن آپ کا چیلا کہہ رہا ہے کہ یسوع مسیح کوئی کتاب نہ لایا تھا۔ بلکہ وہ صرف ایک انجیل یعنی ایک بشارت حضرت محمد کی تشریف آوری کی لایا تھا۔ بندہ ہوکر اپنے خدا کی اصلاح کرنا ایک قادیانی کرشمہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے صاحب نے جن کو قادیانیوں میں ایک خاص شہرت حاصل ہے عین اُس وقت جبکہ آپ خدائے قادیان کے عقیدت کیشاں کے حلقہ اراوت میں سب سے دوقدم آگے تھے، قرآن شریف کی تفسیر قادیانی نقطہ نگاہ سے لکھی۔ آپ اپنی اس قادیانی تفسیر میں لکھتے ہیں" عیسیٰ کو اناجیل والے یسوع کہتے ہیں۔ انگریزی میں لفظ جیسس ہوگیا"(تفسیر القرآن بالقرآن صفحہ ۲۵۱)۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے جوفرقہ قادیانی کی لاہوری جماعت کے امیر ہیں اپنی انگریزی تفسیر القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

Isa is the Arabic form the Hebrew Joshua, Jesus being the Greek from of the same name.

"یعنی عیسیٰ عربی صورت ہے لفظ یشوع کی جوعبرانی ہے اورجیسس اسی عبرانی لفظ کی یونانی صورت ہے" (انگریزی تفسیر القرآن صفحہ ۱۵۴)۔

قادیانی اخبار الفضل بابت ۳ مئی ۱۹۲۸ء جلد ۱۴ نمبر ۸۶ میں ایک قادیانی لکھتا ہے کہ:

حضرت عیسیٰ کے ایک ہمعصر اور واقعہ صلیب کے عینی شاہد کا مکتوب: حضرت عیسیٰ کی شخصیت کے متعلق حال ہی میں ایک عجیب وغریب شہادت دستیاب ہوئی ہے جو اس الوالعزم نبی کی حیثیت کو صحیح طور پر سمجھنے میں بہت کچھ مددیتی ہے۔یہ شہادت ایک لوحِ مکتوب میں درج ہے جو حضرت عیسیٰ کے ایک ہمعصر اور واقعہ صلیب کے عینی شاہد نے اپنے سلسلے کے احباب کو مصر میں لکھا اور جو سکندریہ کے ایک پُرانے مکان میں ملک حبش (ابی سینیا) ایک تجارتی شرکت کے رُکن کو دورانِ سیاحت میں ملا اور محکمہ آثار قدیمہ مصر نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ یہ پُرانا مکان زمانہ قدیم میں "اسیری" فرقے کا مسکن تھا جو حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں علمائے فطرت کا ایک مقتدر مگر خفیہ گروہ تھا۔اسی مکان کے اندر اس فرقے کا الواحی کتُب خانہ بھی تھا اور یہ پتھر بھی اسی کتُب خانہ کا بقیہ ہے اور بظاہر غیر مشکوک اور اصلی ہے۔آج یہ لوح فری میسن جماعت کی وساطت سے المانیہ (جرمنی) کی ایک علمی انجمن کے قبضہ میں ہے۔ چونکہ اُن میں حضرت عیسیٰ کے صلیب پر جان دینے اور تمام عالم کے گناہوں کے کفارہ ہونے کے عیسائی عقائد کی تغلیظ درج ہے، اس لئے عیسائی پادریوں کی دستبرُد سے فی الجملہ محفوظ ہے۔ مکتوب میں راقم نے اس امر کا دعویٰ کیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کے مصلوب ہونے کے وقت موجود اور اس واقعہ کا عینی شاہد تھا۔ حضرت کو یہود کے سامنے پلاطوس حاکم گلیل کے فرمان کے مطابق صلیب دی گئی لیکن چونکہ یوم سبت کے رات ہونے کی وجہ سے اُن کو سرِ شام چند گھنٹوں کے بعد صلیب سے اتار لیا گیا اور اُن کی ہڈیاں بھی نہیں توڑی گئیں اس لئے وہ مرے نہیں ،اگرچہ یہود کو اطمینان ہوگیا تھا کہ وہ مرگئے ہیں اور پہر دار نے بھی اس امر کی تصدیق کردی تھی۔جلاد سپاہیوں کا حضرت عیسیٰ کے بدن میں برچھی کا چبھونا اور اُس سے خون اور پانی کا نکلنا بھی (جس کا ذکر انجیل[2] میں ہے)۔ اس امر کی تصدیق ہے کہ حضرت عیسیٰ دراصل مرے نہیں تھے لیکن یہود کو گمان ہوگیا تھا کہ وہ مرگئے ہیں۔ اس سے قرآن حکیم کے بیان کردہ واقعہ کی حیرت انگیز طور پر تصدیق ہوتی ہے اور تیرہ سو برس کے بعد اسی کا ایک ہمعصر شہادت سے مصدق

---

[2] اگر عیسیٰ اور یسوع دو جداگانہ شخص ہیں تو بالکل غلط، کیونکہ انجیل جلیل میں کسی عیسیٰ کا مطلق ذکر نہیں بلکہ اناجیل میں یسوع کا بیان مذکور ہے (سلطان)۔

ہونا صاحب نظر کے لئے قرآن کے انسانی کلام نہ ہونے کی ایک برہین دلیل ہے۔ وقولھمہ انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریمہ۔۔۔۔ ماقتلو۔۔۔یقیناً راقم مکتبو اس امر پر زوردیتا ہے کہ نقادیمس حکیم نے جواسیری فرقے کا ایک اعلیٰ رکن تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کومناسب علاج سے یوسف کی باغ والی قبرمیں اچھا کیا۔ وہ تیسرے دن اُسی جسم اوربدن سے اٹھ کھڑے ہوئے اورباوجود انتہائی نقاہت کے اپنے حواریوں سے ملے جو فرشتے سفید لباس میں اسی اثنا میں (ازروئے انجیل) قبر کی حفاظت کرتے رہے۔ وہ بھی اسیری فرقے کے خفیہ آدمی تھے جواُن کی تیمارداری پر متعین کئے تھے۔ راقم کہتا ہے کہ یہ خط اس لئے لکھا گیا ہے کہ وہ اختلافات جوحضرت کی وفات کے متعلق عوام میں پڑگیا ہے اورجس کی وجہ سے طرح طرح کے اوہام باطلہ اورخرق عادت کے ظنون جہلا میں پھیل گئے ہیں دورہوجائیں۔ وان الذین اختلفوفیہ لفی شیکٍ منہ (منقول ازتذکرہ مصنفہ محمد عنایت اللہ خان المشرقی الہندی صفحہ ۱۷، ۱۹)۔

جس شخص کے صلیبی واقعات اورنام کو باربارعیسیٰ ظاہر کیاگیا ہے،اس نام سے نہ تواناجیل میں کسی شخص کا ذکر ہے اورنہ ہی کسی عیسیٰ کے صلیبی واقعات کا ذکر ہے اورنہ ہی اس کتاب میں عیسیٰ کا لفظ آیاہے جس سے نامہ نگار قادیان گزٹ (الفضل) نے یہ مضمون اقتباس کیا ہے۔پس بجز اُس کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ درحقیقت یسوع اورعیسیٰ ایک ہی شخص کے دونام ہیں اوربس۔

یہی قادیانی اخبارالفضل لکھتا ہے کہ:

بعثت حضرت عیسیٰ:آج سے ۱۹۲۳سال قبل جیساکہ اللہ تعالیٰ کی سنت ابتدائے آفرنیش سے چلی آتی ہے جب یہودیوں میں وہ نقائص اوربُرائیاں پیدا ہوگئیں جیسی آج کل کے زمانہ میں پائی جاتی ہیں تواللہ تعالیٰ نے اُن کی اصلاح کے لئے ایک نبی کوبھیجا جیساکہ سب لوگ جانتے ہیں مسیح اس کا نام تھا۔ اس وقت یہودیوں کوجس تعلیم کی ضرورت تھی وہ اس نبی نے اُن کو دی۔۔۔۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح نے کوڑھیوں کو اچھا، اندھوں کو بینا اورلنگڑوں کو تندرست کیا۔ اس کے متعلق حضرت

مسیح موعود فرمایا۔ جنہوں نے یہ معجزات بیان کئے ہیں اُنہوں نے چونکہ خود اُن کو نہیں دیکھا اس لئے ممکن ہے اُن کو غلط فہمی ہوئی ہو۔ دوسرے اگر ان کو بھی مان لیا جائے تو یہ حضرت مسیح کی خصوصیت نہیں ہے کہ اس سے اُن کی خدائی کو ثابت کیا جائے کیونکہ یوحنا ۵ باب میں ایک تالاب کا ذکر ہے جس کے متعلق لکھا ہے کہ ایک خاص وقت میں فرشتہ آکر اُسے ہلاتا۔ اُس وقت جو آدمی اُس میں نہاتا وہ اچھا ہو جاتا۔ یہ جو کچھ بھی تھا تالاب کا اثر تھا یسوع مسیح کا اس میں کوئی دخل نہ تھا۔ اگر یسوع مسیح نے اس تالاب میں ڈال کر بیمار کو اچھا کر دیا تو کیا ہوا" (نمبر ۵۵۔ جلد ۱۱ بابت ۱۵ جنوری ۱۹۲۴ء)۔

دیکھئے کس صفائی کے ساتھ ایک ہی شخص کو کبھی " **حضرت عیسیٰ**" اور کبھی "**حضرت مسیح**" اور کبھی **یسوع مسیح** کہتا ہے۔

المتخصر ہمارے پاس مرزائے قادیانی کی نئی خلقت کے اس کثرت سے حوالے ہیں کہ اگر ہم ان سب کو مسلسل لکھنے جائیں تو بلامبالغہ براہین احمدیہ سے زیادہ ضیغم کتاب بن جائے گی۔ لہذا اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے اور ذیل میں خود الوہیت پناہ مرزا جی کے اقول سے ثابت کریں گے کہ درحقیقت یسوع اور عیسیٰ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

خود مرزا صاحب کے نزدیک بھی یسوع اور عیسیٰ ایک شخص کے دو مختلف نام تھے

۱۔ اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اوراخبار کی کتابوں کی رُو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیاہ اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں" (توضیح مرام اور سلسلہ تصنیفات احمد یہ جلد سوم صفحہ ۵۹)۔

۲۔ مثلاً جب ہم یوحنا کی انجیل کے پانچویں باب کی دوسری آیت سے پانچویں آیت تک دیکھتے ہیں تو اس میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں " اور یروشلیم میں باب الضان کے پاس ایک حوض ہے جو عبرانی بیتِ حسدا کہلاتا ہے۔ اس کے پانچ برآمدے ہیں۔ ان میں ناتوانوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور پژمردوں کی ایک بڑی بھیڑ پڑی تھی جو پانی کی منتظر تھی، کیونکہ ایک فرشتہ بعض وقت اس

حوض میں اُتر کر پانی کو ہلاتا تھا اور پانی ہلنے کے بعد جو کوئی پہلے اُس میں اُترتا کیسی ہی بیماری میں کیوں نہ ہو اُس سے چنگا ہو جاتا تھا اور وہاں ایک شخص تھا جو اٹھتیس (۳۸) برس سے بیمار تھا۔ یسوع نے جب اُسے پڑے ہوئے دیکھا اور جانا کہ وہ بڑی مُدت سے اس حالت میں ہے تو اُس نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ چنگا ہو جائے۔ بیمار نے اُسے جواب دیا کہ اے خداوند مجھ پاس آدمی نہیں کہ جب پانی ہلے تو مجھے اُس میں ڈال دے اور جب تک میں آپ سے آؤں دوسرا مجھ سے پہلے اُتر پڑتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ وہ شخص جو حضرت عیسیٰ کی نبوت کا منکر اور اُن کے معجزات کا انکاری ہے جب یوحنا کی یہ عبارت پڑھے گا اور ایسے حوض کے وجود پر اطلاع پائے گا کہ جو حضرت عیسیٰ کے ملک میں قدیم سے چلا آتا تھا جس میں قدیم سے یہ خاصیت تھی کہ اس میں ایک ہی غوطہ لگانا ہر ایک قسم کی بیماری کی گو وہ کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو دور کردیتا تھا تو خواہ مخواہ اُس کے دل میں ایک قوی خیال پیدا ہوگا کہ اگر حضرت مسیح نے کچھ خوارق عجیبہ دکھلائے بلاشبہ اُن کا یہی موجب ہوگا کہ حضرت ممدوح اسی حوض کے پانی میں کچھ تصرف کر کے اُس سے ایسے خوارق دکھلاتے ہونگے" (سلسلہ تصنیفات احمدیہ جلد اوّل حصہ چہارم صفحہ ۳۴۹،۲۰۲)۔

دیکھئے جس شخص کو انجیل جلیل یسوع کہتی ہے اُسی کو مرزا جی صاحب کس صفائی کے ساتھ کبھی "عیسیٰ" اور "کبھی مسیح" کہتے ہیں۔

۳۔ اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں۔ میں مسیح ابنِ مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رُو سے اسلام میں خاتم الخلفا ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفا تھا۔ سو میں اُس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں۔ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں، نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں"۔ اسی عبارت کے حاشیہ پر مرزا جی لکھتے ہیں کہ :

"یسوع مسیح کے چار بھائی اوردو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اورمریم کی اولاد تھی" (کشتی نوح صفحہ ۱۶)۔

متن کتاب میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جس کا میں ہمنام ہوں"۔

"چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتاہوں بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کوبھی مقدسہ سمجھتا ہوں"۔ اورحاشیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریح یسوع مسیح کے ساتھ کرتے ہیں:

۴۔ کیا مریم کا بیٹا عیسیٰ ایسا ہے کہ اُس کا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا۔

اے عیسائیو! جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے یسوع خوداپنی نجات کیلئے یقین کا محتاج تھا" (کشتی نوح صفحہ ۶۱)۔

۵۔ یہ اشتہار پادری صاحبوں کی خدمت میں نہایت عجز اورادب اورانکسار سے لکھا جاتا ہے کہ اگریہ سچ ہوتاکہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام درحقیقت خداکا فرزند ہوتا یا خدا ہوتا توسب سے پہلے میں اُس کی پرستش کرتا۔ لیکن اے عزیزو! خدا تم پر رحم کرے اورتمہاری آنکھیں کھولے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں وہ صرف ایک نبی ہے۔۔۔۔۔ میں نے یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں کیں بلکہ وہ خدا جو زمین وآسمان کا خالق ہے ۔ مجھے بتلایاکہ سچ یہی ہے کہ یسوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خداکا بیٹا ہے" (دعوت الحق صفہ ۵، ۶ حقیقتہ الوحی کے آخر میں)۔

پھر اسی کتاب کے آخری میں صفحہ میں لکھتے ہیں کہ:

۶۔" اے پادری صاحبان!میں آپ لوگوں کو اُس خدا کی قسم دیتاہوں جس نے مسیح کو بھیجا اوراُس محبت کویاددلاتاہوں اورقسم دیتاہوں جوآپ لوگ اپنے زعم میں حضرت یسوع مسیح ابن مریم سے رکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ضرورمیری کتاب حقیقتہ الوحی کو اوّل سے آخرتک حرف بہ حرف پڑھ لیں"۔ (دعوت الحق آخری صفحہ)۔

۷۔ جیساکہ نجاشی نے بھی جو عیسائی بادشاہ تھا قسم کھاکر کہا کہ یسوع کا رتبہ اس سے زیادہ نہیں جوقرآن نے اُس کی نسبت لکھا ہے مگرنجاشی اس کے بعدکھلا کھلا مسلمان ہوگیا۔ (انجام آتھم صفحہ ۴۰ کا حاشیہ)۔

ہم تجب میں ہیں کہ خدائے قادیان کو سچا کہیں جویہ کہتا ہے کہ" خدائے تعالیٰ نے قرآن میں یسوع کی خبرنہیں دی کہ وہ کون تھا" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ۹)۔ یا نجاشی کو سچا کہیں جویہ کہتا ہے کہ یسوع کا رُتبہ اس سے زیادہ نہیں جوقرآن نے اُس کی نسبت لکھا ہے۔ بہر حال چونکہ یہ بھی خدائے قادیان ہی کے کلمات طیبات ہیں۔ لہذا مجبوراً ماننا پڑے گا کہ نجاشی سچا تھا جس کے قول سے خدائے قادیان نے خوداپنی اصلاح کرلی۔

۸۔ "دوئی یسوع مسیح کوخدا مانتا ہے مگراُس کوایک بندہ عاجزمگرنبی جانتاہوں" (ریویو ستمبر ۱۹۰۲ء)۔

۹۔ ایک امریکن شخص نے جس کا نام الگزینڈرڈیب ہے ،خدائے قادیان کوانگریزی میں ایک خط لکھا ہے جس میں وہ یہ لکھتا ہے:

“but did Jesus Christ also teach the way, Now suppose I should follow the way printed out by Jesus , would not iny salvation be as perfectly assured.

خدائے قادیان نے اس عبارت کا ترجمہ بدیں الفاظ شحنہ، حق میں مع اصلی شائع کیا ہے کہ:

" مگرکیا عیسیٰ مسیح نے بھی سچا اورسیدھا راہ نہیں بتلایا اوراگرمیں ہدایت عیسیٰ کی پیروی کروں توپھر کیا نجات کی ایسی یقینی طورپر سے اُمید نہیں کی جاسکتی جیسی کہ دین اسلام کی متابعت سے"؟ شحنہ حق صفحہ ۸۰، ۸۱ اور درسلسلہ تصنیفات احمدیہ جلد دوئم صفحہ ۸۱)۔

دیکھئے جس شخص کو الگزینڈرجی سس کرائسٹ یعنی یسوع مسیح لکھتا ہے۔ اُسی شخص کو خدائے قادیان عیسیٰ مسیح اورعیسیٰ لکھتا ہے۔

۱۰۔"اُس (خدا) نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اورنیک بندوں میں سے ہیں اوراُن میں سے ہیں جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اوراُن میں سے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اوراپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے"(تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۶)۔

۱۱۔" جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے وہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے۔ گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اورمسلمانوں میں ایک مشترک جائداد کی طرح ہے"((تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۸)۔

۱۲۔" اسی وجہ سے خدائے تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیساکہ وہ فرماتا ہے"ان مثل عیسیٰ عنداللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثمه قال له کن فیکون ۔ یعنی عیسیٰ کی مثال خدائے تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے کیونکہ خدا نے آدم کو مٹی سے بناکر پھر کہا کہ توزندہ ہوجا۔ پس وہ زندہ ہوگیا"(چشمہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۲۱۸)۔

دورغ گورا حافظہ نہ باشداسی کو کہتے ہیں یہی مرزا جی انجام آتم صفحہ ۹ میں یہ کہہ چکے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن میں یسوع کی خبرنہیں دی کہ وہ کون تھا(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹)۔ لیکن یہاں یسوع کی پیدائش قرآن سے ثابت کرتے ہیں۔ یہ ہے خدا کی قدرت کاملہ کا تصرف اورحضوریسوع کا کھلا معجزہ۔

۳۔" مرہم حوارئین جس کا دوسرا نام مرہم عیسیٰ بھی ہے۔یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہے جو زخموں اورجراحتوں اورنیز زخموں اورنیز زخموں کے نشان معدوم کرنے کے لئے نہایت نافع ہے ۔طبیبوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مرہم حواریوں نے حضرت عیسیٰ کے لئے تیارکی تھی یعنی جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود علیہم اللغت کے پنجہ میں گرفتارہوگئے اوریہودیوں نے چاہا کہ حضرت مسیح کو صلیب پر کھینچ کر قتل کریں تواُنہوں نے گرفتارکرکے صلیب پر کھینچنے کی کارروائی شروع کی مگر خدا تعالیٰ نے یہود کے بداارادہ سے حضرت عیسیٰ کو بچالیا۔ کچھ خفیف سے زخم بدن پر لگ گئے ، سو وہ اُس عجیب وغریب مرہم کے چند روز استعمال کرنے سے بالکل دورہوگئے۔ یہاں تک کہ نشان بھی جودوبارہ گرفتاری کے لئے کھلی کھلی علامتیں تھیں بالکل مٹ گئے۔ یہ بات

انجیلوں سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب حضرت مسیح نے صلیب سے نجات پائی کہ جودرحقیقت دوبارہ زندگی کے حکم میں تھی تو وہ اپنے حواریوں کو ملے اوراپنے زندہ سلامت ہونے کی خبر دی۔ حواریوں نے تعجب سے دیکھاکہ صلیب سے نجات پائی کہ جودرحقیقت دوبارہ زندگی کے حکم میں تھی تووہ اپنے حواریوں کو ملے اوراپنے زندہ سلامت ہونے کی خبردی۔ حواریوں نے تعجب سے دیکھا کہ صلیب پر سے کیونکر بچ گئے اورگمان کیاکہ شاید ہمارے سامنے اُن کی مانند کوئی اوررہے تواُنہوں نے اپنے زخم دکھلائے جوصلیب پر باندھنے کے وقت پڑگئے تھے تب حواریوں کویقین آیا کہ خدا تعالیٰ نے یہود کے ہاتھ سے اُن کو نجات دی۔ حال کے عیسائیوں کی یہ نہایت سادہ لوحی ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ یسوع مسیح مرکرنئے سرے زندہ ہوا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ خدا جو محض قدرت سے اُس کو زندہ کرتا اُس کے زخموں کوبھی اچھا کردیتا بالخصوص جبکہ کہا جاتا ہے کہ دوسرا جسم جلالی ہے جوآسمان پر اٹھایا گیا اورخدا کی دہنی طرف جا بیٹھا توکیا قبول کرسکتے ہیں کہ جلالی جسم پربھی یہ زخموں کا کلنک باقی رہا اورمسیح نے خود اپنے اس قصہ کی مثال یونس کے قصہ سے دی اورظاہر ہے کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرانہیں تھا پس اگرمسیح مرگیا تویہ مثال صحیح نہیں ہوسکتی ،بلکہ ایسی مثال دینے والا ایک سادہ لوح آدمی ٹھہرتا ہے جس کو یہ خبرنہیں کہ مشبہ اورمُشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے"(ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴۔ صفحہ ۱)۔

۱۴۔" غرض اس مرہم کی تعریف میں اس قدرلکھنا کافی ہے کہ مسیح توبیماروں کو اچھا کرتا تھا مگراس مرہم نے مسیح کو اچھا کیا۔ انجیلوں سے یہ پتہ بھی بخوبی ملتا ہے کہ اُنہیں زخموں کی وجہ سے حضرت مسیح پلاطوس کی بستی میں چالیس دن تک برابر ٹھہرے اورپوشیدہ طورپر یہی مرہم اُن کے زخموں پر لگتی رہی"آخر اللہ تعالیٰ نے اسی سے اُن کو شفا بخشی۔ اس مدت میں زیرک طبع حواریوں نے یہی مصلحت دیکھی کہ جاہل یہودیوں کوتلاش اورجستجو سے باز رکھنے کے لئے اورنیز اُن کا پُرکینہ جوش فردکرنے کی غرض سے پلاطوس کی بستیوں میں یہ مشہورکردیں کہ یسوع مسیح آسمان پر معہ جسم اٹھایا گیا اورفی الواقعہ اُنہوں نے یہ بڑی دانائی کی کہ یہودیوں کے خیالات کواورطرف لگادیا اوراس طرف سے پہلے سے یہ انتظام ہوچکا تھا اوربات پختہ ہوچکی تھی کہ

فلاں تاریخ پلاطوس کی عملداری سے یسوع مسیح باہر نکل جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اورحواری اُن کو کچھ دورتک سڑک پر چھوڑ آئے اورحدیث صحیح سے جوطبرانی میں ہے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس واقعہ کے بعد ستائیسی (۸۷) برس زندہ رہے اوران برسوں میں اُنہوں نے بہت سے ملکوں کی سیاحت کی اسی لئے اُن کا نام مسیح ہوااورکچھ تعجب نہیں کہ وہ اس سیاحت کے زمانہ میں تبت میں بھی آئے جیساکہ آج کل بعض انگریزوں کی تحریروں سے سمجھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر برنیر اوربعض دوسرے یورپین عالموں کی یہ رائے ہے کہ کچھ تعجب نہیں کہ کشمیر کے مسلمان باشندے دراصل یہود ہوں۔ پس یہ رائے بھی کچھ بعید نہیں کہ حضرت مسیح اُنہی لوگوں کی طرف آئے ہوں اورپھر تبت کی طرف رخ کرلیا ہو اورکیا تعجب کہ حضرت مسیح کی قبرکشمیریا اُس کے نواح میں ہو"۔(ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴ ب)۔

۱۵۔" توکیوں یہ یقین نہ کیا جائے کہ وہ نبی درحقیقت عیسیٰ ہی تھا جو اوّل کشمیر میں آیا اورپھر تبت کا بھی سیر کیا"۔۔۔۔ اورآخر کشمیر میں آکر فوت ہوگئے ہوں۔چونکہ سرد ملک کا آدمی سرد ملک کوپسند کرتا ہے، اس لئے فراست صحیحہ قبول کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کنعان کے ملک کوچھوڑکر ضرور کشمیر میں پہنچے ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور ومعروف قبر ہے جس کویوزآسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کرکے ہرشخص کا ذہن ضروراُس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبرکسی اسرائیل نبی کی ہے کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے مگرایک عمیق نظر کے بعدنہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف یعنی یسوع غمگین آسف اندوہ اورغم کو کہتے ہیں۔چونکہ حضرت مسیح نہایت غگمین ہوکراپنے وطن سے نکلے تھے، اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملالیا۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے۔ پر اجنبی زبان میں بکثرت مستعمل ہوکر یوزآسف بن گیا۔ لیکن میرے نزدیک یسوع آسف اسم بامسمیٰ ہے اورایسے نام جوواقعات پر دلالت کریں اکثر عبرانی نبیوں اوردوسرے اسرائیلی راستبازوں میں پائے جاتے ہیں"(ست بچن صفحہ ۱۶۴ کے بعد حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴ کے حاشیہ صفحہ ہ، و، ز)۔

۶۔ "اُس خدا کے دائمی پیارے اوردائمی مقبول کی نسبت جس کا نام یسوع ہے"۔(تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۷)۔

۱۷۔" یسوع یعنی عیسیٰ السلام نے ایک کنجری کو بغل میں لیا۔ (لعنت اللہ علی الکاذبین ، سلطان محمد) اورعطر ملوایا"(نورالقرآن صفحہ ۴۶، ۴۷)۔

۱۸۔ " لقد کان فی ایلیاہ وقصہ نزولہ نظیر شاف للطابین فاقر الانجیل وتدبردانی آیاتہ بنظر عمیق لین۔ اذقالت الیہود یاعیسیٰ کیف تزعم انک انت المسیح وقدوجب ان یاتی ایلیاہ قبلہ کماء وروفی صحف النبین ۔ قال قدحباء کم ایلیاہ فلم تعرفوہ اشارائی یحییٰ وقال ہذا ہوایلیاہ کنتم موقنین"۔

ترجمہ: " ایلیاہ اوراس کے آنے میں طالبانِ حق کے لئے نشانی نظیر موجود ہے۔ انجیل کو پڑھو، اوراس کی آیتوں پر گہری نگاہ ڈالو۔ جب یہودیوں نے کہاکہ اے عیسیٰ کس طرح توگمان کرتا ہے کہ تومسیح ہے جبکہ انبیاء کے صحیفے ایلیاہ کا مسیح سے پہلے آنا واجب ٹھہراتے ہیں۔ عیسیٰ نے کہا کہ ایلیاہ تمہارے پاس آگیا ہے اورتم نے اُس کو نہیں پہچانا اوریحییٰ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہ ایلیاہ ہے اگرتم یقین رکھنے والے ہو"(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴ ، درسلسلہ تصنیفات جلد پنجم صفحہ ۲۰۷۹، ۲۰۸۰)۔

مرزا جی عبارت بالا میں فرماتے ہیں کہ جن کوایلیاہ کے قصہ میں شک ہو وہ انجیل کو بغورپڑھیں جس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ نے یحییٰ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہی ایلیاہ ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے متعلق ہم مرزا جی کے حسب الارشاد انجیل کوکھول کرپڑھیں کہ آیا اس میں " عیسیٰ اور" یحییٰ" کا واقعہ مافوق مذکورہے یانہیں۔ جب ہم انجیل کوکھول کرپڑھتے ہیں تواُس میں نہ تو" عیسیٰ" کا نام ملتا ہے اورنہ ہی " یحییٰ" کا چنانچہ انجیل جلیل میں جہاں ایلیاہ کا واقعہ بیان ہوا ہے وہ انجیل کے الفاظ میں ازقرارذیل ہے:

۱۹۔" یسوع نے جواب میں اُن سے کہا جوکچھ تم سنتے ہو اوردیکھتے ہو جاکر یوحنا سے بیان کروکہ اندھے دیکھتے اورلنگڑے چلتے پھرتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کئے جاتے اوربہرے سنتے ہیں اورمُردے زندہ کئے جاتے ہیں اورغریبوں کو خوشخبری سنائی

جاتی ہے اورمبارک وہ ہے جومیرے سبب سے ٹھوکر نہ کھائے جب وہ روانہ ہولئے تویسوع نے یوحنا کی بابت لوگوں سے کہنا شروع کیاکہ تم بیابان میں کیادیکھنے گئے تھے ؟ کیا ہوا سے ہلتے ہوئے سرکنڈے کو؟ توپھرکیا پتھر دیکھنے گئے تھے؟ کیا مہین کپڑے پہنے شخص کو؟ دیکھو جومہین کپڑے پہنتے ہیں وہ بادشاہوں کے گھروں میں ہوتے ہیں توپھر کیوں گئے تھے؟کیا ایک نبی کے دیکھنے کو؟ ہاں میں تم سے کہتا ہوں ، بلکہ نبی سے بڑے کو، یہ وہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ:

دیکھو میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتاہوں جوتیری راہ تیرے آگے تیارکریگا،میں تم سے سچ کہتاہوں کہ جوعورتوں سے پیدا ہوئے اُن میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں ہوا۔ لیکن جوآسمان کی بادشاہت میں چھوٹا ہے وہ اُس سے بڑا ہے اوریوحنا بپتسمہ دینے والے کے دنوں سے اب تک آسمان کی بادشاہت پر زورہوتا رہا ہے اورزورآورا سے چھین لیتے ہیں ،کیونکہ سب نبیوں اورتوریت نے یوحنا تک نبوت کی اورچاہو توایلیاہ جوآنے والا تھا یہی ہے جس کے سننے کے کان ہوں وہ سن لے"(متی ۱۱: ۴تا ۱۵)۔

انجیل جلیل کی عبارت مافوق میں نہ توعیسیٰ ہے اورنہ ہی یحییٰ بلکہ یسوع ہے اوریوحنا جس سے صاف طورپر ثابت ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک یسوع عیسیٰ اوریوحنا یحییٰ ہے اوراگرہمارا خیال درست نہیں ہے توپھر ہم صاف طورپر کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے عبارت مافوق میں انجیل کے حوالہ سے جوکچھ لکھا ہے سراسر غلط لکھا ہے کیونکہ کسی انجیل میں عیسیٰ اور یحییٰ کے نام نہیں ملتے ہیں۔

۲۰"۔ اورمیں حضرت پادری صاحبان کویاددلاتاہوں کہ اس کا طریق دُعا اُن کے مذہب اوراعتقاد سے ہرگز منافی نہیں۔ سوہم دونوں اس طرح پر دعا کریں کہ اے خدائے قادرِاس وقت ہم بالمقابل دوفریق کھڑے ہیں۔ ایک فریق یسوع بن مریم کوخدا کہتا ہے اوردوسرا فریق عیسیٰ بن مریم کو رسول مانتا اورمحض بندہ اُن کویقین رکھتا ہے۔ سوان دونوں فریق میں سے جو فریق تیری نظر میں جھوٹا ہے ،اُس کو ایک سال کے اندرہلاک کراوراپنا ویل اُس پر نازل کر"(انجام آتھم صفحہ ۴۴)۔

عبارت مافوق کے ساتھ ذیل کی عبارت کو مقابلہ کرکے دیکھئے:

۲۱۔" مشفق مہربان پادری صاحب سلامت

بعد ماوجب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر فی الحقیقت حضرت مسیح علیہ السلام خدا ہی نہیں ۔۔۔۔تو ہم لوگ کافر کیا، کفر ہیں اور بے شک اس صورت میں دین اسلام برحق نہیں ہے لیکن اگرحضرت مسیح علیہ السلام صرف ایک بندہ خداتعالیٰ کا نبی اور مخلوقیت کی تمام کمزوریاں اپنے اندر رکھتا ہے توپھر عیسائی صاحبان کا ظلم عظیم اورکفر کبیر ہے۔ سومیری دانست میں اس سے انسب طریق اور کوئی نہیں کہ ایک روحانی مقابلہ مباہلہ کے طورپر کیا جائے اوروہ یہ کہ فریقین مباہلہ میں دعا کریں۔ مثلاً فریق عیسائی یہ کہے کہ وہ عیسیٰ مسیح ناصری جس پر ایمان رکھتاہوں وہی خدا ہے اوراگرمیں اس بات میں سچا نہیں تومیرے پر ایک سال کے اندرکوئی ایسا عذاب نازل ہو جس سے میری رسوائی ظاہر ہوجائے اورایسا ہی عاجز دعا کرے گا کہ اے کامل اوربزرگ خدا میں جانتاہوں کہ درحقیقت عیسیٰ مسیح ناصری تیرا بندہ اورتیرا رسول ہے، خدا ہرگز نہیں ۔۔۔اوراگرمیں اس بات میں سچا نہیں تومیرے پرایک سال کے اندرکوئی ایسا عذاب نازل کر جس سے میری رسوائی ظاہر ہوجائے"(حجتہ السلام رجسٹرڈ خط بنام پادری کلارک صاحب صفحہ ۲۳، ۲۴ ودرسلسلہ تصنیفات جلد پنجم صفحہ ۲۳۶۹، ۲۳۷۰)۔

مرزا صاحب نے مباہلہ اول میں جس کا نمبراس رسالہ میں ۲۰ ہے دونام استعمال کئے ہیں۔ عیسائیوں کی طرف سے" یسوع بن مریم" اورمسلمانوں کی طرف سے "عیسیٰ بن مریم" لیکن عبارت مافوق میں دونوں کی طرف سے صرف ایک نام استعمال کیا ہے" یعنی عیسیٰ مسیح ناصری" جس سے آفتاب کی طرح ظاہر ہے کہ یسوع اورعیسیٰ ایک ہی شخص کے دونام تھے۔

۲۲۔" تب حضرت مسیح نے خداتعالیٰ کے سچے نبی اوراُس کے پیارے اوربرگزیدہ تھے، اس وہم باطل کو دورکرنے کے لئے کہ یہودیوں نے بباعث کوتہ اندیشی اپنی کے اپنے دلوں میں جمالیا تھا وہ اپنے سمٰات مبارکہ پیش کئے جویوحنا۱۰باب ۲۹۔ ۳۰ آیت

میں موجود ہیں۔ چنانچہ وہ عبارت بجنسہ ذیل میں لکھ دی جاتی ہے۔ چاہیے کہ تمام حاضرین حضرت مسیح کی اس عبارت کو غور سے اورتوجہ سے سنیں کہ ہم میں اورحضرات عیسائی صاحبوں میں پورا پورا فیصلہ دیتی ہے اوروہ یہ ہے:

میرا باپ جس نے اُنہیں مجھے دیا ہے سب سے بڑا ہے اورکوئی اُنہیں میرے باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں لے سکتا۔ میں اورباپ ایک ہیں۔ تب یہودیوں نے پھر پتھر اٹھائے کہ اُس پر پتھراؤ کریں۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے ہیں اُن میں سے کس کام کے لئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ ہم اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اس لئے تجھے پتھراؤ کرتے ہیں کہ توکفر بکتا ہے اورانسان ہوکے اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھاکہ میں نے کہا تم خدا ہو جبکہ اُس نے اُنہیں جن کے پاس خدا کاکلام آیا خدا کہا اورممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو تم اُسے جسے خدا نے مخصوص کیا اورجہان میں بھیجا، کہتے ہو کہ توکفر بکتا ہے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں" (جنگ مقدس صفحہ ۳۲۔ ودرسلسلہ تصنیفات جلد پنجم صفحہ ۱۰,۲۴۱)۔

انجیل جلیل کی جس عبارت کو مرزا جی نے اقتباس کیا ہے اورجس کو" حضرت مسیح" کی طرف جو" خدائے تعالیٰ کے سچے نبی اوراُس کے پیارے اوربرگزیدہ تھے" منسوب کیا ہے، اسی عبارت میں اُس خدائے تعالیٰ کے سچے نبی اوراُس کے پیارے اوربرگزیدہ کا نام" یسوع" آیا ہے جن کو مرزا صاحب خدائے تعالیٰ کے سچے نبی اوراُس کے پیارے اوربرگزیدہ کہتے ہیں۔[3]

---

[3] اسی طرح مرزا جی کے ایک بے حد متعصب مرید یعنی ایڈیٹر اخبار فاروق بھی یسوع کو حضرت مسیح علیہ السلام لکھتا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔

" یسوع مسیح کے حواری۔ معیارِ صداقت، اناجیل مروجہ کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے پہاڑی وعظ میں بندگانِ خدا کو نصائح کرتے ہوئے ایک ایسی قمیتی اصل بیان فرمایا ہے جو فی الواقعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ نے اپنے سامعین کونہایت صداقت بھرے الفاظ میں مخاطب ہوکر فرمایا۔

۲۳:" عبداللہ آتھم صاحب جنہوں نے خدائے قادیان کے تاروپود بکھیر دئیے اس تحریری مباحثہ میں جوخدا ئے قادیان کے لئے بے حد ذلت آفرین ثابت ہوا مرزا جی کے جواب میں لکھتے ہیں کہ:

"بجواب آپ کے دوسرے مقدمہ کے آپ کو یقین ہونا چاہیے کہ ہم اُس شے مر ء کوجو کھانے پینے وغیرہ حاجتوں کے ساتھ ہے اللہ نہیں مانتے بلکہ مظہر اللہ کہتے ہیں اوریہ ایک ایسا مقدمہ ہے جیسا قرآن میں بابت اُس آگ کے جوجھاڑی میں نظر آتی تھی لکھا ہے کہ اے موسیٰ اپنی نعلیں دورکرکیونکہ یہ وادی طویٰ ہے اورکہ میں تیرے باپ ابراہیم اوراسحاق اوریعقوب کا خداہوں موسیٰ نے اُس کو تسلیم کیا۔ اب فرمائیے شئے مرئی توخدا نہیں ہوسکتی اوروئیت مرئی تھی۔ پس ہم اس کو مظہر اللہ کہتے ہیں اللہ نہیں کہتے۔ ویسے ہی یسوع مخلوق کوہم اللہ نہیں کہتے بلکہ مظہر اللہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔ہم نے ابن اللہ کو جسم نہیں مانا۔ ہم تواللہ کو روح مانتے ہیں جسم نہیں"۔(جنگِ مقدس صفحہ ۱۱ ودرسلسلہ تصنیفات جلد پنجم صفحہ ۲۳۸۹)۔

اس کے جواب میں مرزا جی تحریر فرماتے ہیں کہ:

" مسٹرعبداللہ آتھم صاحب فرماتے ہیں" جوہم جسمانی چیزکوجو مظہر اللہ تھی۔ اللہ نہیں مانتے اورہم نے ابن اللہ کو جسم نہیں مانا۔ ہم تواللہ کو روح جانتے ہیں" صاحب موصوف کا یہ بیان بہت پیچیدہ اوردھوکہ دینے والا ہے۔ صاحبِ موصوف کوصاف لفظوں میں کہنا چاہیے تھاکہ " ہم حضرت عیسیٰ کوخدا جانتے ہیں اورابن اللہ مانتے ہیں"(جنگِ مقدس صفحہ ۲۱، ودرسلسلہ تصنیفات جلد پنجم صفحہ ۲۳۹۹)۔

اچھا درخت اچھاال پھل لاتا ہے اوربُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا نہ بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ جودرخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اورآگ میں ڈالا جاتا ہے ، پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے"(متی ۷: ۱۷تا ۱۸)۔

حضرت مسیح کا یہ بیان فرمودہ "معیار" حق وباطل میں امتیازکرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے اوردراصل کسی ہادی قوم کی قوت قدسیہ پہچاننے کا یہی ایک صحیح طریقہ ہے ہم اُس کی تربیت یافتہ جماعت پر ایک نگاہ دوڑائیں اوردیکھیں کہ اس مصلح وقت نے اپنی جماعت کو اخلاق اوروحانتی کے کسی عالی مقام پر کھڑا کیا ہے"۔

دیکھئے کس صفائی کے ساتھ جس شخص کو عبداللہ آتھم صاحب یسوع کہتے ہیں، مرزا جی اُس کو عیسیٰ سے تعبیر کرتے ہیں۔

۲۴۔ " لیکن حضرت مسیح نے ان دونوں ثبوتوں میں سے کسی ثبوت کو بھی پیش نہ کیا اور پیش کیا تو ان ثبوتوں کو پیش کیا۔ سن لیجئے۔

" تب یہودیوں نے پھر پتھر اٹھائے کہ اس پر پتھراؤ کریں۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام دکھائے ہیں ان میں سے کس کام کے لئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اس لئے تجھے پتھراؤ کرتے ہیں کہ توکفر بکتا ہے اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے ۔یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا کہ تم خدا ہو جبکہ اُس نے اُنہیں جن کے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہ اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو، تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ توکفر بکتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔

اب اس سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے حقیقی طور پر ابن اللہ ہونے کا یا خدا ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا اور اس دعویٰ میں اپنے تئیں ان تمام لوگوں کا ہمرنگ قرار دیا اور اس بات کا اقرار کیا کہ اُنہیں کے موافق یہ دعویٰ بھی ہے "۔

(جنگ مقدس صفحہ ۴۸،صفحہ ۴۹ درسلسلہ تصنیفات جلد پنجم (۲۴۴۶، ۲۴۴۷)۔

دیکھئے جس شخص کو انجیل جلیل یسوع کہتی ہے اُسی شخص کو خدائے قادیان حضرت مسیح علیہ السلام کہتا ہے۔

۲۵۔ " مگر آپ کے مذہب میں حضرت عیسیٰ نے جو نشانیاں نجات یا بندوں یعنی حقیقی ایمان داروں کی لکھی ہیں وہ آپ میں کہاں موجود ہیں۔ مثلاً جیسے کہ مرقس ۱۶: ۱۷ میں لکھا ہے اور وہ جو ایمان لائینگے اُن کے ساتھ یہ علامتیں ہونگی کہ وہ میرے نام سے دیوؤں کو نکالیں گے اور نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھالیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیئیں گے انہیں کچھ نقصان

نہ ہوگا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو چنگے ہوجائینگے۔ تواب میں بادب التماس کرتا ہوں کہ اوراگر ان الفاظ میں کچھ درشتی یا مراۃ ہو تو اُسکی معافی چاہتا ہوں کہ تین بیمار جوآپ نے پیش کئے ہیں یہ علامت تو بالخصوصیت مسیحیوں کے لئے حضرت عیسیٰ قرار دے چکے ہیں"۔ (جنگِ مقدس صفحہ ۶۵، درسلسلہ تصنیفات صفحہ ۲۴۴۳)۔

مرزا جی انجیل جلیل کی آیات مافوق کو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن انجیل جلیل میں یہ آیات یسوع کی طرف منسوب ہیں۔ چنانچہ جہاں مرزا جی نے آیات کا اقتباس ختم کیا ہے وہیں سے یہ جملہ شروع ہوتا ہے کہ" غرض خداوند یسوع اُن سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا"۔ اب بجز اس کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ یسوع اورعیسیٰ مرزا جی کے نزدیک دونوں ایک ہیں۔

۲۶۔" مگر سب سے بڑھ کر حضرت مسیح کا اپنا اقرار ملاحظہ کے لائق ہے۔ وہ فرماتے ہیں سب حکموں میں اوّل یہ ہے کہ اسرائیل سن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خدا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ حیاتِ ابدی یہ ہے کہ وہ تجھ کو اکیلا سچا خدا اوریسوع مسیح کو جسے تم نے بھیجا ہے جانیں"(یوحنا ۱۷: ۳)۔

اوربھیجا کا لفظ توریت کے کئی مقام میں انہیں معنوں میں بولا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے کسی اپنے بندہ کو مامور کرکے اوراپنا نبی ٹھہرا کر بھیجتا ہے تو اُس وقت کہا جاتا ہے کہ یہ وہ بندہ بھیجا گیا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب یہ " بھیجا گیا" کا لفظ بجز اس معنی کے جہاں نبی کی نسبت بولا جاتا ہے مقام متنازعہ فیہ کے ماسوا کسی اورجگہ دوسرے معنوں پر ثابت کردیں توشرط کے طورپر جو چاہیں ہم سے وصول کرسکتے ہیں"(جنگِ مقدس صفحہ ۹۰ درسلسلہ التصنیفات جلد پنجم صفحہ ۲۴۶۸)۔

دیکھئے کس صفائی اورتحدی کے ساتھ مرزا صاحب لفظ" بھیجا گیا" ہے جوانجیل جلیل کا ایک لفظ ہے اورجوحضوریسوع کے متعلق استعمال ہوا ہے، " یسوع مسیح" کی نبوت ثابت کرتے ہیں، کیا اب بھی شک باقی ہے کہ یسوع نبی نہیں ہے۔

ناظرین !ہم نے نہایت اختصار سے کام لے کر خدائے قادیان کے اقوال میں سے پچیس ایسے حوالے نقل کئے ہیں جن سے بالصراحت ثابت ہوتا ہے کہ فی الحقیقت خودخدائے قادیان کے نزدیک" یسوع اور عیسیٰ ایک ہی نبی کے دومختلف نام ہیں اورخدائے قادیان کا حضرت عیسیٰ کو"یسوع" کے نام سے گالیاں دینا اورمسلمانوں کو یہ کہنا کہ" یسوع" اور ہے اور" عیسی" اور ہے نشہ الوہیت کا وہ خمار ہے جس سے مرزا جی کی کھوپڑی چکر کھاکر" یسوع اور" عیسیٰ" میں تمیز نہیں کرسکتی ہے لیکن جب یہ خمار اُترتا ہے اُسی وقت یہ اقرار کرتے ہیں کہ شانِ کبریائی میں جوکچھ میں نے کہا تھا غلط تھا۔ سچی بات یہ ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اورنیک بندوں میں سے ہیں جوخدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اوراُن میں سے جن کوخدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اوراپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے"(تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۶)۔

اب ہم یہ بتلاتے ہیں کہ" یسوع مسیح" کوجوخدا کے نہایت پیارے اورنیک بندوں میں سے ہیں جوخدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اوران میں سے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اوراپنے نور کے سایہ نیچے رکھتا ہے" خدائے قادیان نے کتنی گالیاں دی ہیں اوراُن کے حق میں کس قدرزہر بلابل اُگلا ہے۔

نام کتاب: مصنفہ مرزا	الفاظِ مرزا	القاب	نمبر شمار	تشریح بقلم مرزا
واقع البلاصفحہ ۲۶	مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کواس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اورکبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سرپر عطر ملا ہویا ہاتھوں سے اُس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں بھی یحییٰ کا نام حضور رکھا مگر ۲مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔	شرابی، حرام مال استعمال کرنے والا بے تعلق غیرحضور	۱ ۲ ۳ ۴	شرابخوری ام الخبائث ہے صفحہ۲۱ نصرتہ الحق حصہ پنجم براہین احمدیہ مرزا صاحب کے اس اقوال

				سے ظاہر ہے ہوتا ہے کہ حضرت مسیح خدا کی نظر میں بھی معتوب تھے۔
ریویو آف ریلیجیز بابت اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۹	(مرزا صاحب) کو مرض ذیابطیس میں کسی شخص نے افیون کھانے کا مشورہ دیا توفرمایا) اگرمیں ذیابطیس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتاہوں کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح توشرابی تھا اوردوسرا افیونی۔	تمسخرانہ طورپر شرابی لفظ کا لقب دیا	۵	یورپ کے لوگ جو شراب پیتے ہیں اس کا سبب بھی یہی فعل مسیح ومفہوم حاشیہ کشتی نوح صفحہ ۶۵
چشمہ مسیحی	حضرت عیسیٰ نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددعا کی اوردوسروں کو دعا کرنا سکھلایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو والد الحرام تک کہہ دیا اورہر ایک وعظ میں یہودی علما کو سخت گالیاں دیں۔۔۔ اخلاقی معلم کا یہ فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاقی کریمہ دکھلائے۔	بداخلاق لم تقولون الا تفعلون کا مصداق بدزبان گالیاں دینے والا	۶ ۷ ۸ ۹	سومیرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث وملعون اوربدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔
اعجازاحمدی صفحہ ۲۵	افسوس ہے کہ جس قدرحضرت عیسیٰ کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ شائد خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی"۔	غبی الطبع دعویٰ الوہیت کا مخفی الزام	۱۰ ۱۱	توہین انبیاء کفر ہے (صفحہ ۳۴ نورالاسلام)
اخبار الحکم ۲۱ فروری	" مسیح ایک لڑکی پرعاشق ہوگیا۔ جب اُستاد کے سامنے اُس کے حسن	عاشق طبع نام	۱۲	حضرت مسیح کا ایک

۱۹۰۲ء	وجمال کا تذکرہ کربیٹھا تواُس نے اُس کو عاق کردیا۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم نوجوان عورتوں سے ملتا تھا اورکس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا"۔	محرم عورتوں سے ملنے والا بازاری عورت سے عطر ملوانے والا حسن پرست	۱۳ ۱۴ ۱۵	عورت سے عطر ملوانا بہت عمدہ فعل تھا اوراس پر اعتراض کرنا بیہودہ پن ہے۔ اخبار بدر۴ مئی ۱۹۰۸ء۔ یہودی کہتے ہیں کہ مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا مگریہ بات بے اعتبار ہے۔(اعجازاحمدی صفحہ ۲۵)۔
ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵،۸	"یسوع کی تمام پیشینگوئیوں سے جوعیسائیوں کا مُردہ خدا ہے۔ اگرایک پیشینگوئی بھی اس پیشینگوئی (آتھم) کےہم پلہ اورہموزن ثابت ہوجائے توہم ایک قادیان دینے کو تیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیشینگوئیاں ہی کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے ، قحط پڑیں گے لڑائیاں ہونگی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی پیشینگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اورایک مُردہ کواپنا خدا بنالیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے۔ کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے اورکیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشینگوئی کیوں نام رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے کو اورجب	مردہ خدا دردماندہ انسان مردہ نادان شریر مکار پیشبندی کرنے والا فریبی	۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴	جن فقروں پر ہم نے نمبر لگائے ہیں مرزا جی کو اقرار ہے کہ ان کا فاعل اور قائل حضرت عیسیٰ تھا دیکھو صفحہ ۱۲ البلاغ المبین آخری لکچر ازالہ ۲ اوہام طبع اول جلد اول صفحہ ۳ نصرتہ الحق صفحہ ۳۲ تصدیق النبی

	معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائیگا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرامکار بنے تو معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی جیساکہ ایک شریر مکار جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔۔۔ہی سو یسوع صاحب کی بندشوں پر قربان ہوجائیں۔اپنا پیچھا چھڑانے کو کیسا داؤ کھیلا۔۔۔۔۔۔ اسی بنا پر ہھتیار بھی خزیدے اور شہزادہ بھی کہلایا۔ مگر تقدیر نے یاوری نہ کی ۔ معلوم ہوتا ہے آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب ۔۔۔۔ ہاں آپ کو بہ زبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا اور اپنے نفس کو جذابت سے روک نہیں سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ تو گالیاں دیتے تھے مگر یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے ،آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔۔۔۔۔۔۔	داؤباز موٹی عقل والا جاہل بدزبان مغلوب الغضب جھوٹا	۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸	صفحہ ۲۸ چشمہ ۵ مسیحی صفحہ ۹ اعجازی احمدی صفحہ ۱۴
حاشیہ ازالہ اوہام جلد ۱صفحہ ۴، ۵ طبع سوم	حضرت مسیح کی تہذیب اوراخلاقی حالت پر ایک سخت اعتراض وارد ہوتا ہے ۔۔۔۔ فقیہوں اورفریسیوں کو مخاطب کرکے حضرت مسیح نے نہایت غیر مہذب الفاظ استعمال کئے ۔ بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ ان یہودیوں کے بزرگوں نے نہایت نرم اورمودبانہ الفاظ سے سرار انکساری کے طورپر حضرت مسیح کی خدمت میں یوں عرض کی ۔۔۔ مگراس کے جواب میں ۔۔۔۔۔ یہ الفاظ استعمال کئے کہ اس زمانہ کے بد اورحرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ہیں۔ الخ اورپھر اسی پربس نہیں کی بلکہ وہ اُن	بدتہذیب بداخلاق غیرمہذب الفاظ استعمال کرنے والا وشنام وہ	۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲	یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہوکر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں صفحہ ۸

	بزرگوں کو ہمیشہ وشنام دی کے طورپر یاد کرتے رہے کبھی اُنہیں کہا اے سانپ کے بچو" (دیکھو متی باب ۲۳ آیت ۲۳)۔ کبھی اُنہیں کہا اندھے "(دیکھو متی باب ۱۵آیت ۱۴)۔ کبھی اُن کا نام" سور کتے" رکھا کبھی انہیں "احمق"، جہنمی" کہا۔ حالانکہ آپ ہی حلم اورخلق کی نصحیت دیتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ" جوکوئی اپنے بھائی کو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا"۔	فحش زبان بے علم جہنمی	۳۳ ۳۴ ۳۵	
انجام آتھم صفحہ ۳۸	"عیسائی اُس شخص کو تمام عیبوں سے مُبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں ہوں اورجس نے شراب خوری ، قماربازی اورکھلے طورپر دوسروں کی عورتوں کودیکھنا جائز رکھ کر بلکہ آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر عطر کی کمائی کا تیل ڈلواکر اوراسکو یہ موقع دے کر کہ اُس کے بدن سے بدن لگائے اپنی تمام اُمت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں سے کوئی بھی حرام نہیں۔ سوایسے شخص کوتواُنہوں نے خدا بنالیا مگرخدا کے پاک نبیوں کوگالیاں دینا شروع کردیا۔ نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جوانجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا۔ پھر ایسا ظاہر کیا کہ یہ میری تعلیم ہے۔۔۔آپ کا ایک یہودی اُستاد تھا۔ آپ نے تورات کوسبقاً سبقاً پڑھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا توتورات نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا یا اُستاد کی شرارت ہے کہ اُس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہرحال آپ علمی اورعملی قوائے میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ ایک دفعہ شیطان کے پیچھے چلے گئے۔۔ عیسائیوں نے آپ کے بہت	بد شرابخور قمارباز بدنظر مال حرام استعمال کرنے والا خارج از	۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ انبیاء طبین چور قوائے علیہ وعلمیہ کچا	ہم نے جن فقروں پر نمبردئیے ہیں مرزا جی کواقرار ہے کہ ان افعال کا فاعل حضرت عیسیٰ ہے (دیکھوانوار الحق صفحہ ۲۷ کشتی نورح کا حاشیہ صفحہ ۶۵ الحکم نمبر ۳ فروری ۱۹۰۲ء اخبار بدر صفحہ ۴ مئی ۱۹۰۸ء ساتواں فقرہ دیکھو جنگ مقدس تقریر ۳ جون نمبر ۸ نمبر ۹ جنگ مقدس ۲۵ مئی ۱۸۹۳ نمبر ۱۰ جنگ مقدس

	معجزات لکھے ہیں مگرحق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اوراُن کو ولد الحرام کی اولاد ٹھہرایا۔ شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیروزہر کھائیں گے تواُن کو کچھ اثر نہیں ہوگا۔ یہ بالکل جھوٹ نکلا۔۔۔۔ اورایسا ہی آپ یہ فرماتے ہیں کہ میرے پیروپہاڑکو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ جا اور وہ اٹھ جائے گا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے۔۔۔ممکن ہے آپ نے معمولی تدبیر سے کسی شب کو روغیرہ کا علاج کیا ہو۔۔۔ مگر بدقسمتی سے اُس زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔۔۔اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔۔۔ اسی تالاب نے فیصلہ کردیا کہ گرآپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا تووہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا ہے اورآپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اورکچھ نہیں تھا۔ ۔۔۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے ۔ تین دادیاں اورنانیاں آپ کی زناکار اورکسبی عورت تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوگا مگر شائد یہ بھی خدائی کے لئے کوئی شرط ہوگی۔۔۔ آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیشینگوئی کی تھی کہ یہ تمام لوگ ابھی زندہ ہوں گے کہ میں پھر واپس آجاؤ نگا۔ حالانکہ نہ صرف وہ بلکہ انیس نسلیں مرچکیں مگرآپ تشریف نہ لائے"۔		گندہ ذہن مکار فریبی پلید وجود والا	تقریر مذکورہ بالا نمبر ۱۱ ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۔ نصرہ الحق ۱۰۱، ۱۰۲۔ تیرھواں فقرہ چشمہ مسیحی نمبر۹
اخبار بدر ۹ مئی ۱۹۰۷ء مرزا جی کی ڈائری	اخبار بدر کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ دوبارہ آمد" فرمایا ایک دفعہ حضرت مسیح دنیا میں آئے تھے تو اس کا	وجود مسیح بنیاد شرک	۴۸	

	نتیجه یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہوگئے۔ دوبارہ آکر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ اُن کی آمد کے خواہشمند ہیں" (منقول ازاہل حدیث امرتسریکم مارچ ۱۹۲۹ء)			
ست بچن صفحہ ۱۷۰	" اورتکبر اورخودبینی جوتمام بدیوں کی جڑ ہے وہ تو یسوع صاحب کے ہی حصہ میں آئی ہوئی معلوم ہوتی ہے"	متکبر خوردبین	۴۹ ۵۰	
ست بچن صفحہ ۱۷۲ حاشیہ	اوریسوع اس لئے اپنے تئیں نیک کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اوریہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے"	یسوع نیک نہیں یسوع شرابی ہے کبابی ہے یسوع شروع سے بدچلن تھا۔	۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴	کشتی نوح صفحہ ۶۵ میں مرزالکھتا ہے کہ" حضرت عیسیٰ شراب پیاکرتے تھے۔
سلسلہ تصانیف احمد جلد اول حصہ چہارم صفحہ ۳۲ کا حاشیہ	" اوربشری آلودگیوں اورنقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی جس سے وہ بیٹا باپ کا بدنام کنند ملوث نہ ہوا اورپھر اُس نے اپنی جہالت اوربے علمی اوربے قدرتی اورنیزاپنے نیک نہ ہونے کا اپنی کتاب میں آپ ہی اقرارکرلیا۔	کرنے والا جاہل بے علم بُرا۔	۵۷ ۵۸ ۵۹	

به مرگش بگیر که به تپ راضی شود

ہر چند کہ ہم نے روزِروشن کی طرح خود مرزا صاحب غفر اللہ ذنوبہ کے اقوال سے ثابت کردیا کہ درحقیقت یسوع اورعیسیٰ ایک ہی شخص کے دومختلف ہیں لیکن محض اس نیت سے کہ مرزائیوں کو چُون وچرا کی ذرہ بھی گنجائش نہ رہے۔ اُن سے اس عنوان کے نیچ کہ " به مرگش بگیر که به تپ راضی شود" یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر درحقیقت مرزا صاحب کے اقوال قابل وقعت نہیں اوراب بھی آپ یہی مانتے ہیں کہ یسوع اورعیسیٰ دوجداگانہ اشخاص تھے تومرزا صاحب کی عبارات ذیل بالکل جھوٹ اورغلط ہیں کیونکہ انجیل مقدس میں نہ توہمیں لفظ عیسیٰ ملتا ہے اورنہ ہی خدا تعالیٰ نے ہمیں خبردی کہ عیسیٰ کون تھا اورنہ ہم عیسیٰ کے وجود کے قائل ہیں اورنہ ہی اُن کی نبوت اورالوہیت کے۔ کیا قادیانی احباب ہمیں یہودیوں اورعیسائیوں اوررومیوں کی تواریخ سے جواسلام سے پیشتر کی ہوں اُس شخص کے وجود اوراُنکے واقعات کو جن کا ذکرِمرزا صاحب نے عبارات میں ذیل کیا ہے ثابت کرنے کی کوشش کریں گے ؟

۱" اوردوسری قسم ظلم کی جوخالق کی نسبت ہے وہ اُس زمانہ کے عیسائیوں کا عقیدہ ہے جوخالق کی نسبت کمال غلوتک پہنچ گیا ہے۔ اس میں توکوئی شک نہیں جوحضرت عیسیٰ السلام خدائے تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اوربلاشبہ عیسیٰ مسیح خدا کا برگزیدہ اوردنیا کا نوراورہدایت کا آفتاب اورجناب الہٰی کا مقرب اوراُس کے تخت کے نزدیک مقام رکھتا ہے جواُس سے سچی محبت رکھتے ہیں اوراُس کی وصیتوں پر چلتے ہیں اوراُس کی ہدایات پر کاربند ہیں وہ جہنم سے نجات پائیں گے ۔بایں ہمہ یہ سخت غلطی اورکفر ہے کہ اس برگزیدہ کوخدا بنایا جائے۔ خدا کے پیاروں کوخدا سے ایک بڑا تعلق ہوتا ہے۔ اس تعلق کے لحاظ سے اگروہ اپنے تئیں خداکا بیٹا کہہ دیں یایہ کہہ دیں کہ خداہی ہے جواُن میں بولتا ہے اوروہی ہے جس کا جلوہ ہے تویہ باتیں بھی کسی حال کے موقعہ میں ایک معنی کی روح سے صحیح ہوتی ہیں" (ضمیمہ رسالہ جہادصفحہ ۵۰۴ ، بالکل جھوٹ اورسراسر غلط ۔ نہ توہم عیسیٰ کے وجود کے قائل ہیں اورنہ اُن کو خدا مانتے ہیں۔

۲"۔ اس اعتراض سے عوام مسیحی بھی خالی نہیں کہ علاوہ اُس ذاتی بغض کے جواُن کو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دلوں میں بھرا ہوا ہے۔ باقی تمام نبیوں کی عزت اورتعظیم بھی بجزایک ذات حضرت مسیح علیہ السلام کے جیسا کہ لائق ہے ہرگز نہیں کرتے بلکہ جب نبی سے کہ ایک شخص اصطباغ پاکر حضرت عیسیٰ کوخدا کا خاص فرزند خیال کرتا ہے"(سلسلہ تصنیفات احمدیہ جلدصفحہ ۵۵)۔

اگریسوع اورعیسیٰ دوجداگانہ اشخاص ہیں تویہ بالکل غلط ہیں۔ ہم حضرت عیسیٰ کو جانتے تک نہیں چہ جائیکہ ہم اُن کو خداکا فرزند ٹھہرائیں۔

۳۔" اسی طرح عیسائیوں کوبھی خفا کردیا گیا کیونکہ جیساکہ اُن کا اعتقاد تھا۔ حضرت عیسیٰ کونہ خدا نہ خدا کا بیٹا قراردیا اورنہ اُن کوپھانسی مل کردوسروں کو بچانے والا تسلیم کیا۔"(سلسلہ تصنیفات احمدیہ جلد۱صفحہ ۶۸)۔

اگریسوع اورعیسیٰ دوجداگانہ اشخاص ہیں تویہ بھی غلط ہے کیونکہ نہ توہم حضرت عیسیٰ کوخدا یا خداکا فرزند سمجھتے ہیں اورنہ ہی اُن کو صلیب دیئے جانے کے قائل ہیں۔

۴۔" اورراوی کا لفظ لغت عرب میں کسی مصیبت یاتکلیف سے پناہ دینے کے لئے آتا ہے اورصلیب سے پہلے عیسیٰ اوراُس کی والدپر کوئی زمانہ مصیبت کا نہیں گذرا جس سے پناہ دی جاتی۔ پس متعین ہواکہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ اوراُس کی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعداس ٹیلے پرپہنچایا تھا"(کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۱۶)۔

اگریسوع اورعیسیٰ دوجداگانہ اشخاص ہیں تویہ بالکل غلط ہے کیونکہ نہ تودنیا میں اس نام کا کوئی نبی پیدا ہوا اورنہ ہی یہودیوں نے اس نام کے شخص کو صلیب پر چڑھایا ہے۔اگرسچ ہوتویہودیوں کی تاریخ سے یہ ثابت کروکہ اُنہوں نے یسوع کو نہیں بلکہ عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا تھا۔

۵۔" وہ مقدمہ جومیرے پربنایا گیا وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے مقدمہ سے بہت سخت تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ پر جومقدمہ کیا گیا اُس کی بنامحض ایک مذہبی اختلاف پر تھی جوحاکم کے نزدیک ایک خفیف بات تھی بلکہ کچھ بھی نہ تھی مگرمیرے پر جو مقدمہ کھڑا کیا گیا وہ اقدامِ قتل کا دعویٰ تھا اورجیسا کہ مسیح کے مقدمہ میں یہودی مولویں نے جاکر گواہی دی تھی، ضرور تھا کہ اس مقدمہ میں بھی کوئی مولویوں میں سے گواہی دیتا۔ اس لئے اس کام کے لئے خدا نے مولوی محمد حسین بٹالوی کوانتخاب کیااوروہ ایک بڑا لمبا جُبہ پہن کر گواہی کے لئے آیا اورجیسا کہ سردارکاہن مسیح کو صلیب دلانے کے لئے عدالت میں گواہی کےلئے آیا تھا، یہ بھی موجود ہوئے صرف فرق اس قدر تھاکہ سردارکاہن کوپیلاطوس کی عدالت میں کرسی ملی تھی کیونکہ یہودیوں کے معززبزرگوں کو گورنمنٹ رومی میں کرسی ملتی تھی اوربعض اُن میں آنریری مجسٹریٹ بھی تھ اس لئے اُس سردارکاہن نے عدالت کے قواعد کے لحاظ سے کرسی پائی اورمسیح ابنِ مریم ایک مجرم کی طرح علات کے سامنے کھڑا تھالیکن میرے مقدمہ میں اس کے برعکس ہوا" (کشتی نوح صفحہ ۵۱)۔

اگریسوع اورعیسیٰ دوجداگانہ اشخاص تھے تویہودیوں اوررُومیوں کی تواریخ سے ثابت کروکہ پلاطوس کے عہد حکومت میں عیسیٰ کے نام سے ایک شخص پیدا ہوا تھا جس کویہودیوں نے صلیب دلانے کی غرض سے پلاطوس کی عدالت میں پیش کیا تھاورنہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔

۶۔" جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اُس وقت وہ پولوس بھی مکفرین کی جماعت میں داخل تھا۔ جس نے بعد میں اپنے تئیں رسول مسیح کے لفظ سے مشہورکیا۔یہ شخص حضرت مسیح کی زندگی میں آپ کا سخت دشمن تھا جس قدرحضرت مسیح کے نام پر انجیلیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک میں بھی یہ پیشینگوئی نہیں ہے کہ میرے بعد پولوس توبہ کرکے رسول بن جائیگا۔(کشتی نوح صفحہ ۶۰ حاشیہ)۔

یہ بھی بالکل غلط ہے۔ نہ توعیسیٰ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا اورنہ مقدس پولوس عیسیٰ کا رسول تھا بلکہ یسوع پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا اورمقدس پولوس اُن کے رسول تھے۔ اگرتم سچے ہوتوعیسائیوں اوریہودیوں کی تاریخ سے ثابت کروکہ حضرت عیسیٰ بھی کوئی ایسے شخص گذرے ہیں؟

۷۔" یورپ کے لوگوں کو جس قدرشراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تویہ تھاکہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شائد کسی بیماری کی وجہ سے یاپُرانی عادات کی وجہ سے ۔ مگر" اے مسلمانو۔ تمہارے نبی توہرایک نشہ سے پاک اورمعصوم تھے ، جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں۔ سوتم مسلمان کہلا کرکس کی پیروی کرتے ہو۔ قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا۔ تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مرنا نہیں ہے" (کشتی نوح صفحہ ۶۵)۔

یہ کون حضرت عیسیٰ تھے جو شراب پیا کرتے تھے۔ ہمارے یہاں ان کا تو نام ونشان بھی نہیں ہے۔ کیا یہ وہی حضرت عیسیٰ تونہیں ہیں جن کا نام بجز قرآن شریف اورآپ کی کتابوں میں دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں۔

۸"۔ لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نسبت یہودیوں کے موعود مسیح ہونے کا دعویٰ کردیا اورالیاس آسمان سے نہ اُترا، جواس دعویٰ کی شرط تھی تویہ تمام عقیدے یہودیوں کے باطل ثابت ہوگئے اورجویہودیوں کے خیال میں تھا کہ ایلیاہ نبی بجنسہ العنصریٰ آسمان سے نازل ہوگا۔ اس کے آخر کاریہ معنی کھلے کہ الیاس کی خواورطبیعت پر کوئی دوسرا شخص ظاہر ہوجائے گا اوریہ معنی حضرت عیسیٰ نے خود بیان فرمائے جن کو دوبارہ آسمان سے اُتاررہے ہیں۔ پس تم ایسی جگہ ٹھوکر کھاتے ہو جس جگہ تم سے پہلے یہود ٹھوکر کھاچکے ہیں۔ تمہارے ملک میں ہزارہا یہودی موجود ہیں، تم اُن کو پوچھ کردیکھ لو کہ کیا یہودی کا یہی اعتقاد نہیں جواب تم ظاہر کررہے ہو۔پس وہ خدا جس نے عیسیٰ کی خاطر ایلیاہ نبی کوآسمان سے نہ اُتارا اوریہود کے سامنے اُس کوتاویلوں سے کام لینا پڑا وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسیٰ کو اُتاریگا جس کو تم دوبارہ اُتارتے ہواُسی کی فیصلہ سے تم منکر ہو، اگرشک ہے تو کئی لاکھ عیسائی اُس میں ملک میں موجود ہیں اوراُن کی انجیل بھی موجود اُن سے دریافت کرولو کہ کیا یہ سچ نہیں ہے

که حضرت عیسیٰ نے یہی کہا تھاکہ ایلیاہ جودوبارہ آنے والا تھا ، وہ یوحنا ہی ہے یعنی یحییٰ۔اوراتنی بات کہہ کریہود کی پُرانی اُمیدوں کو خاک میں ملادیا۔ اگراب یہ ضروری ہے کہ عیسیٰ نبی ہی آسمان سے آئے تو اس صورت میں حضرت عیسیٰ سچا نبی نہیں ٹھہرسکتا کیونکہ اگرآسمان سے واپس آنا سنت اللہ میں داخل ہے توالیاس نبی کیوں واپس نہ آیا اورکیوں اس جگہ یحییٰ کوالیاس ٹھہراکرتاویل سے کام لیا گیا۔ عقلمند کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے'(کشتی نوح صفحہ ۶۷)۔

بالکل غلط ، نہ توہماری انجیل میں حضرت عیسیٰ کا نام ہے اورنہ یحییٰ کا اورنہ ہی اناجیل میں اس کا ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ نے ایلیاہ کا حوالہ دیا تھا بلکہ اناجیل میں حضورالمسیح اورحضرت یوحنا کا ذکر ہے۔

۹۔" ڈپٹی صاحب سے میرا یہ سوال تھاکہ آپ جوحضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہراتے ہیں توآپ کے پاس حضرت موصوف کی کیا دلیل ہے"۔(سلسلہ تصنیفات جلد پنجم ۔ جنگ مقدس صفحہ ۲۴۵۲)۔

اگریسوع اورعیسیٰ دومختلف اشخاص ہیں تونہ توہم حضرت عیسیٰ کے وجود کے قائل ہیں اورنہ اُن کو خدا مانتے ہیں ۔ لہذا یہ سوال ہی بے بنیاد ہے۔

۱۰۔" مگر ڈپٹی صاحب موصوف نے بجائے اس کے کہ کوئی معقول دلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا یا خدا کا بیٹا ہونے پر پیش کرتے دعویٰ پر دعویٰ کرتے گئے۔(سلسلہ تصنیفات جلد پنجم ، جنگ مقدس صفحہ ۲۴۵۳)۔

اگرآپ یسوع اورعیسیٰ کو دوجداگانہ اشخاص مانتے ہیں توآپ کا یہ اعتراض ہی غلط ہے کیونکہ ہم حضرت عیسیٰ کے وجود کے قائل نہیں ہیں۔

۱۱۔" اورحضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اُترنے کےلئے جو زمانہ انجیل میں بیان فرمایا ہے یعنی یہ کہ وہ حضرت نوح کے زمانہ کی طرح امن اورآرام کا زمانہ ہوگا درحقیقت اسی مضمون پر سورہ الزلزاں جس کی تفسیرابھی کی گئی ہے دلالت التزامی کے طورپر شہادت دے رہی ہے"۔(سلسلہ تصنیفات احمدیہ جلد سوم۔ ازالہ اوہام صفحہ ۹۴۳)۔

بالکل غلط نہ تو حضرت عیسیٰ دنیا میں کوئی شخص گذرے ہیں اور نہ انجیل اُن کی کتاب ہے بلکہ انجیل حضور یسوع کی کتاب ہے۔

۱۲۔" اور یہودی جو خدائے تعالیٰ کی رحمت اور ایمان سے بے نصیب ہوگئے اس کا سبب اُن کے وہ بُرے کام ہیں جو اُنہوں نے کئے۔منجملہ اُن کے یہ ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ لو ہم نے اس مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کردیا جو رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔" (سلسلہ تصنیفات احمدیہ جلد سوم ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۴۲)۔

بالکل غلط یہودی نہ تو حضرت عیسیٰ کو جانتے تھے اور نہ اُنہوں نے عیسیٰ کو قتل یا صلیب دینے کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر تم سچ ہو تو یہودیوں کی تاریخ سے ثابت کرو۔

۱۳۔" اے حضرات عیسائی صاحبان! آپ لوگ اگر غور سے اس کتاب ازالہ اوہام کو پڑھیں گے تو آپ پر نہایت واضح دلائل کے ساتھ کھل جائے گا کہ یہ درحقیقت اب عیسیٰ علیہ السلام زندہ موجود نہیں ہیں بلکہ وہ فوت ہوچکے اور اپنے فوت شدہ بزرگوں میں جاملے۔" (سلسلہ تصنیفات احمدیہ جلد سوم ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۱۲)۔

میں کہتا ہوں کہ ہماری بلا سے جب ہم حضرت عیسیٰ کے وجود کے قائل ہی نہیں ہیں تو اُن کی موت اور زندگی سے ہمیں کیا تعلق۔

۱۴۔" درحقیقت حواریوں کے زمانہ میں عیسائی مذہب میں شرک کی تخم ریزی ہوگئی تھی ایک شریر یہودی پولوس نام جو یونانی زبان سے بھی کچھ حصہ رکھتا تھا جس کا ذکر مثنوی رومی میں بھی ہے حواریوں میں آملا اور ظاہر کیا کہ میں نے عالمِ کشف میں عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا ہے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۷)۔

بالکل غلط۔ مقدس پولوس نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ میں نے عالم کشف میں عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا ہے" یہ پولوس پر اتہام ہے اور سراسر جھوٹ۔

خاتمہ

مرزا صاحب قادیانی کی متضاد باتیں

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس رسالہ کے آخرمیں مرزا جی کی چند متضاد باتیں بھی ہدیہ ناظرین کردیں جن سے مرزا جی کے ان متضاد اقوال پرجواس رسالہ میں نقل کئے گئے ہیں مزید روشنی پڑجائے اورمرزا جی کی دماغی کیفیت کا ایک مختصر سا نقشہ قارئین کرام کے ذہن میں ہمیشہ مستحضر رہے۔

مزا صاحب کبھی خدا بنتے ہیں اورکبھی انسان:

مرزا صاحب قادیانی بھی عجیب طبعیت کے انسان تھے کبھی توآپ عرشِ بریں کے کنگرے پر بیٹھ کر ورائیتی فی المنام عین اللہ وتیقنت اناھو یعنی میں نے خواب میں دیکھاکہ میں خداہوں اورمیں نے یقین کیاکہ میں خدا ہوں(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۱۵) کا نعرہ لگایا کرتے تھے کبھی زمین وآسمان کے خالق ہونے کا دعویٰ کرتے تھے(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۱۶) کبھی یہ کہتے تھے کہ میں نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۱۶) لیکن جب ہوش اورحواس ٹھکانے ہوتے تو یہ فرماتے تھے کہ "میں بشر ہوں اوربشریت کے عوارض مثلاً جیساکہ سہونسیان اورغلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں"(ایام الصلح مطبوعہ ضیاء السلام قادیان یکم جنوری ۱۸۹۹ء)۔

مرزاصاحب کبھی یسوع سے برتر بنتے تھے اورکبھی اُن سے کم تر:

اسی طرح کبھی آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ عیسیٰ کجا ست تابنہد پامبزم"(یعنی عیسیٰ کہاں ہے جومیرے منبر پر پاؤں رکھے جس کا مفہوم بالفاظ دیگریہ ہے کہ عیسیٰ کی کیا حقیقت ہے جومیرے درجے تک پہنچ سکے۔ لیکن ہم مرزا صاحب کی چند ایسی عبارات نقل کریں گے جن میں آپ نے یہ دعویٰ کیاہے کہ میں یسوع کا محض ایک سفیر ہوں۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں: (۱) میں

حضرت سیدنا عیسیٰ کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ میں جانتاہوں کہ جوکچھ کل عیسائیت کے بارے میں سکھایا جاتا ہے ، یہ حضرت سیدنا مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دنیا میں پھر آتے تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی کرسکتے۔(تحفہ قیصریہ ۲۵مئی ۱۸۹۷ءصفحہ ۲۴)۔

۲۔" اوریسوع کی طرف سے رسولوں کی طرح ہوکر جس طرح کشفی عالم میں اُس کی زبان سے سنا، حضور قیصر ہند میں پہنچادیتے ہیں"(تحفہ قیصریہ ۲۵مئی ۱۸۹۷ءصفحہ ۲۲)۔

۳۔" لیکن اس وقت ہم یسوع مسیح کی عزت کے لئے ہرایک خطرہ کوقبول کرتے ہیں اورمحض اُس کی طرف رسالت لے کر بحیثیت سفیر کے اپنے عادل بادشاہ کے حضورمیں کھڑے ہوگئے ہیں"(تحفہ قیصریہ ۲۵مئی ۱۸۹۷ءصفحہ ۲۵)۔

مرزا صاحب کبھی یسوع کوگالیاں دیا کرتے تھے اورکبھی اُن کی تعریف کیا کرتے تھے:

غرض کبھی توآپ ہمارے منجی حضرت مسیح علیہ الصلواتہ والسلام کویسوع کے نام سے اس قدرناگفتہ بہ گالیاں دیا کرتے تھے جن کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں(جن کو ہم نے رسالہ ہذا میں نقل کیا ہے) اورکبھی یہ فرمایا کرتے تھے کہ:(الف) اُس کے دائمی پیارے اوردائمی محبوب اوردائمی مقبول کی نسبت جس کا نام یسوع ہے یہودیوں نے اپنی شرارت اوربے ایمان سے لعنت کے بُرے سے بُرے مفہوم کوجائز رکھا۔(تحفہ قیصریہ ۲۵مئی ۱۸۹۷ءصفحہ ۲۲)۔

(ب)تمام نوشتوں سے پایا جاتاہے کہ یسوع کا دل غریب اورحلیم اورخدا سے پیارکرنے والا اورہرطرح خدا کے ساتھ تھا۔ (تحفہ قیصریہ ۲۵مئی ۱۸۹۷ءصفحہ ۲۵)۔

مرزا صاحب کبھی یہ لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اورجلالی طورپر واپس آئیں گے اورکبھی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ وفات پاچکے ہیں اورنہیں آئینگے:

کبھی توآپ تمام مسلمانوں کے ہم زبان ہوکرنہایت دیانتداری کے ساتھ یہ اقرارکرتے ہیں کہ:

" اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق یظہرو علیٰ الدین کلہ۔ یہ آیت جسمانی اورسیاستِ ملکی کے طورپر حضرت مسیح کے حق میں پیشینگوئی ہے اورجس میں غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے ۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہورمیں آئے گا اورجب حضرت مسیح علیہ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے توان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اوراقطارمیں پھیل جائیگا"۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۴۵۸) " وکنتم علیٰ شفا حضرتہ فائقہ کم منہا" اورتھے تم ایک گڑھے کے کنارہ پر سواُس نے تم کو خلاصی بخشی یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا" عسیٰ ربکمہ ان یرحم علیکم وان عدتم عدناوجعلنا جہنم للکافرین حصیرا" خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جوتم پر رحم کرے اوراگرتم نے گناہ اورسرکشی کی طرف رجوع کیا توہم بھی سزا اورعقوبت کی طرف رجوع کریں گے اورہم نے جہنم کافروں کے لئے قیدخانہ بنارکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طورپرظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگرطریق رفق اورنرمی اورلطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اورحق محض جو دلائل واضح اورآیات مبینہ سے کھل گیا ہے اُس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اورعنف اورقہر اورسختی کواستعمال میں لائیگا اورحضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اُتریں گے اورتمام راہوں اورسڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کردیں گے اورکج اورناراست کا نام ونشان نہ رہے گا اورجلال الہٰی گمراہی کے تخم اپنی تجلی قہری سے نیست ونابود کردے گا"(براہین احمدیہ صفحہ ۴۶۵)۔

لیکن جب " بشری سہو نسیان اورغلطی کا ہیجان " ہونے لگتا ہے توآپ خود اپنے عقیدہ مافوق پریوں خطِ نسخ پھردیتے ہیں۔

" براہئین احمدیہ میں، میں نے یہ لکھا تھاکہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اوریہ بھی فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اوررسول نے دی تھی۔ مگرچونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اورمیرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہونگے اس لئے میں نے خدا کی وحی کوظاہر پر حمل کرنا نہ چاہابلکہ اس وحی کی تاویل کی اوراپنا

اعتقاد وہی رکھا جوعام مسلمانوں کا تھا اوراسی کوبراہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن اس کے بعد اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الہٰی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جوآنے والا تھا تو ہے اوراستھ ہی اس کے صدہا نشان ظہورمیں آئے اورزمین وآسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہوگئے اورخدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبرکرکے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تووہی تھا جومیں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا اورپھراس پرکفایت نہ کرکے اس وحی کو قرآن شریف پرعرض کیا توآیا قطعیہ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہوگیا ہے اورآخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پراسی اُمت میں سے آئے گا اورجیساکہ جب دن چڑھ جاتا ہے توکوئی تاریکی باقی نہیں رہتی اسی طرح صدہا نشانوں اورآسمانی شہادتوں اورقرآن شریف کی قطعیتہ الدلالت آیات اورنصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اس بات کے لئے مجبورکردیاکہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں"(حقیقتہ الوحی صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹)۔

مرزا صاحب کبھی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح حضرت موسیٰ کے ماتحت ایک ہی تھے اورکبھی یہ لکھتے ہیں کہ وہ ایک مستقل نبی تھے:

آپ براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ اگرابن مریم کے واقعات کو فضول اوربیہودہ تعریفوں سے الگ کرلیا جائے توانجیلوں سے اُس کے واقعی حالات کا یہی خلاصہ نکلتا ہے کہ وہ ایک عاجز اور ضعیف اورناقص بندہ یعنی جیسے کہ بندے ہوا کرتے ہیں اورحضرت موسیٰ کے ماتحت نبیوں میں سے ایک تھا اوراس بزرگ اورعظیم الشان رسول کا ایک تابع اورپس رو تھا اورخود اُس بزرگی کوہرگز نہیں پہنچا تھا یعنی اُس کی تعلیم ایک تعلیم کی فرع تھی، مستقل تعلیم نہ تھی"(براہین احمد یہ صفحہ ۲۲۹)۔

لیکن مراق کی حالت میں آپ اس کو بھول جاتے ہیں چنانچہ آپ حقیقتہ الوحی میں لکھتے ہیں کہ" اوربنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگراُن کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ

کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا، اسی وجہ سے میری طرح اُن کا یہ نام ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اورایک پہلو سے اُمتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اوربراہ راست اُن کو منصب نبوت ملا" (حقیقتہ الوحی صفحہ ۹۷)۔

مرزا صاحب کبھی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح اپنے ملک گلیل میں فوت ہوئے اورکبھی یہ لکھتے ہیں کہ کشمیر میں فوت ہوئے

آپ ازالہ حصہ دوم صفحہ ۱۰۹۱ میں لکھتے ہیں کہ " مسیح کی قبر گلیل میں ہے لیکن ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴ کے لانے کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ" حضرت مسیح اپنے ملک سے نکل گئے اورجیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ کشمیر میں جاکر وفات پائی اوراب تک کشمیر میں اُن کی قبر موجود ہے۔ یزاروتیرک بعہ"

مرزا جی ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ہوتی ہے اوردوسری جگہ میں کہتے ہیں کہ مشابہت تام نہیں ہوتی ہے

مرزا جی ست بچن میں لکھتے ہیں کہ " جس کو یہ بھی خبرنہیں کہ مشبہ اورمشبہ بہ میں تامہ ضروری ہے" (ست بچن صفحہ ب صفحہ ۱۶۴)۔

لیکن اپنے ازالہ میں لکھتے ہیں کہ" تشبہیات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت کی وجہ سے بلکہ ایک جزو میں مماثلت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کرتے ہیں" (ازالتہ الا وہام حصہ اول حاشیہ صفحہ ۹۲۲)۔

قادیانی دوستو! مرزا جی کے ان متضاد اقوال کو مرزا جی کے ذیل کے اقوال پر پرکھ کردیکھو اورنتیجہ بھی تم ہی نکال لو"۔ جو پرلے درجہ کا جاہل ہوجواپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اوروں پر اطلاع نہ رکھے" (ست بچن صفحہ ۲۹ کا حاشیہ) پھر لکھتے ہیں کہ" مگر صاف ظاہر ہے کہ کسی سچیار اورعقلمند اورصاف دل انسان کےکلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگرکوئی پاگل اورمجنوں یا ایسا منافق ہوکہ خوشامد کے طورپر ہاں میں ہاں ملادیتا ہواُس کاکلام بیشک متناقض ہوجاتا ہے" (ست بچن

صفحه ۳۰)۔ پھر لکھتے ہیں کہ " اورجھوٹے کے کلام میں متناقض ضرور ہوتا ہے "(ضمیمه براہین احمدیه حصه پنجم صفحه ۱۱۱ صفحه ۱۹۰۸ء)۔

(سلطان)